

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنَ الْبَرِّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَى مَنْ يَنْبَغِي

إيضاح الطبق

قواعد خير ورثتها

حضرت شانه غلام علي دهلوي رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ

حکیم عبدالرحمن صاحب الہدی

قیمت ۵/-

فہرست مضامین الصیاح الطریقۃ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳	مقدمہ	۲۲	تیندن سرود وغیرہ
۱۰	آداب المریدین	۲۱	نصاہتیں وغیرہ
۱۱	آداب پیر و شرائط ضروریہ	۲۰	رسم کفار
۱۲	فیضیکہ از ہر جا برسد آنرا از پیر خود دانند	۲۳	الصیاح الطریقۃ
۱۵	معنی الشیخ یحییٰ و بیعت	۲۴	اسوال بیعت خویش و اخذ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ
۱۶	بیعت و خلافت و اجازت	۲۵	منہجی طریقہ مجددیہ اصول نقشبندیہ اند
۱۷	اقسام بیعت	۲۶	حاصل طریقہ مجددیہ
۱۸	تعریف پیر	۲۷	طریقہ ذکر اسم ذات
۱۹	تعریف مرید	۲۸	ذکر نغمی و اثبات
۲۰	سلح مشائخ	۲۹	طریق مراقبہ
۲۱	ذکر جہر	۳۰	طریق رابطہ
۲۲	تعریف مددیشی	۳۱	طریقہ مشغولی طالب
۲۳	اجازت و خلافت	۳۲	دوام حضور
۲۴	کیفیت ادائے نماز	۳۳	لطائف عالم امر و خلق و طریقہ تہذیب آن
۲۵	حفظ روزہ	۳۴	مراقبہ معیت

۳۳	فنا و اقسام آن	۵۰	کیفیات طرق اربعه و مقامات مجددیه
۳۴	شرط اجازت در طریقه مجددیه بقا نفس است	۵۲	اثر نغمه سوام و شنبه
۳۵	مراقبه اقریت و ولایت کبری	۵۴	کمال اتباع سنت و ضبط اوقات در طریقه
۳۶	ولایت علیا	۵۵	نقشبندیہ نزدیکی است
۳۷	کمالات نبوت و رسالت الوالغزم	۵۶	نماز و تلاوت و اوراد و حضور قلبی صحیح نیست
۳۸	حقائق انبیا علیهم الصلوٰۃ والسلام	۵۷	نصائح حضرت خواجہ عبدالخالق عمجدانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
۳۹	حب صرف و لا تعین	۵۸	احوال حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ
۴۰	نعمیات ثلاثہ	۶۰	مغفوم دوازده کلمات اکابر نقشبندیہ
۴۱	فرق دلائل ثلاثہ و کمالات ثلاثہ و حقائق سبوح	۶۱	اندواج النہائین فی البدایینہ
۴۲	چوبیت	۶۲	تعریف نسبت مجددیه
۴۳	دووشی عیسیت	۶۳	جمال سلوک نقشبندیہ مجددیه
۴۴	انکشاف توحید و جود می فردی نسبت	۶۴	طریق ذکر بلطائف سبعہ
۴۵	طریقہ بیعت گرفتن و تلقین طریقه	۶۵	نیات مراقبات مقامات مجددیه
۴۶	منامات و احوال بزمبشرات میستند	۶۶	ختم خواجگان نقشبندیہ
۴۷	بعد حصول حقیقت فنا و بقا وقت تمام اصل	۶۷	شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیه صحیدہ
۴۸	طریق دریافت نسبت بزرگان		

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا بفضل العليم الى الدين القويم ارسل رسلاً ذوى التنكريم
 ختمهم بالنبى الكريم صلى الله تعالى عليه وآله واصحابه ذوى المجد العظيم -
 اما بعد فقير حقير خاكپائے حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ سرارہم حکیم و المجید
 احمد سیفی عفی اللہ تعالیٰ عنہ گذارش میدارد کہ مطبوع طبائع است۔ ہر کسے را کہ
 از جائے نفع رسد در نظرش ہماں اعلیٰ و افضل میباشد۔ اما در طرق اہل اللہ، اہل
 بصیرت طریقہ نقشبندیہ را اذق بالاتباع و اسہل الحصول و النفع علی الاطلاق فرمودہ
 اند۔ و بریں دعویٰ اہل علم و فراست رسالہا نوشتہ اند، علی الخصوص حضرت
 امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ و محد و مزادگان حضرت خواجہ محمد سعید و
 حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہا و از اتباع ایشان حضرت شاہ غلام علی دہلوی
 قدس سرہ و بریں باب عجائبہا ارشاد کردہ اند، کہ بر مطالعہ کنندگان مکتوبات شریفہ
 و رسالہائے این حضرات محضی نیت۔

این فقیر مدت سنی سال در ملازمت شیخین اعنی قیوم زمان الشیخ حضرت
 مولانا ابوالسعد احمد قدس سرہ و الشیخ حضرت مولانا محمد عبداللہ نور اللہ مرقدہ
 در راہ این طریقہ اینقہ گذرانیدہ است۔

حضرات مارضی اللہ عنہم طریقہ عالیہ نقشبندیہ را افضل و اقرب طرق قرار دادہ
 اند۔ زیرا آنکہ دریں طریقہ اینقہ اولاً توجہ قلب میفرمانید و جذبہے آرند پس سالک
 در ابتدا صاحب حال میشود۔ و در نفس سالک کیفیتےے آرند کہ کمال اطمینان است
 بجناب قدس تعالیٰ سبحانہ کہ چون رسوخ پیدا کند مستلزم زہد عن الدنیا است

کہ مرجع جمیع فضائل و خصائل شریفیہ و اخلاق حسنة است و بمنزلہ قاعدہ کلیہ۔ پس
احتیاج معلوم متفرقہ ندارد، یعنی اولاً علم تفصیل رذائل و علم مناسبتی آن، و علم
ترتیب آن رذائل بر علل خود، و علم انزالہ آن۔ و همچنین تحصیل اخلاق حسنة
و در ال رسوخ حاصل کردن۔ ازین جا واضح میشود معنی قول مشائخ کہ میفرمایند
کہ درین طریقیہ اینقہ سیر آفاقی در ضمن سیر انفسی قطع میشود زیرا کہ مراد از سیر آفاقی
علم تفصیل احوال است۔ و معنی اندراج نہایت در بدایت ہم واضح میشود۔
یعنی درین طریق آغاز از سیر انفسی میکنند کہ نہایت دیگر نسبت۔ ہمین است
معنی افضلیت نسبت این اکابر رضی اللہ عنہم۔

پس درین طریقیہ اینقہ بہ برکت صحبت کامل چون سالکے بطریق جذبہ
متعبد نفس خود گردد، حق سبحانہ و تعالیٰ در نفس او اطمینان باللہ کہ مستلزم
زہد عن الدنیا است کہ امت میفرماید۔ و این کیفیت چون رسوخ پیدا میکند
در نفس صفت لازم گشته نتایج صحیحہ آرد۔ زیرا کہ زہد عن الدنیا ام المخصی
است چنانچہ تحت دنیا را اس ہر خطیہ است۔ پس خصائل بالاجمال کہ زہد عن الدنیا
است بمنشاء خود کہ اطمینان باللہ است حاصل آمدند و رذائل بمنشاء خود کہ
حب دنیا است رخت بر بندند۔ ہمین است معنی قاعدہ کلیہ بودن این نسبت
شریفہ۔ و معلوم است کہ امور کلیہ در حصول اسہل ہوند و بوجہ عموم النفع باشند
و العلم عند اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔

مجددینا۔ عادت اللہ جاری شدہ کہ در ہر دور برائے ہر شعبہ دین شخصے ممتاز
فرماید کہ در ازمان کجد در فہم علوم وینیہ اغلاط، مخترعات و بدعات رائج شدہ
را اصلاح فرماید۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بعد از ہزار سال شیخ المشائخ الامام المجدد
حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ را امتیازے بخشید۔ و ایشان را

در ہر شعبہ دین بصیرت وافر عطا فرمود۔ تاکہ الوازع بدعات را کہ در عقاید یا
 و عملیات رائج گشته بودند، رد کرد و عقاید صحیحہ را متمیز فرمود۔ عمل سنت سننہ را
 مدار طریقہ شریفہ گردانید۔ این است معنی مجدد الف ثانی کہ فیصن تجدد او جملہ
 شعبہ دین را شامل است۔ علی الخصوص حضرت ایشاں در طریقت مجتہد اعظم
 و مقتدا گشتند۔ طریقت را خادم شریعت قرار دادہ تکمیل تجدید فرمودند۔
 چنانچہ عبارت ذیل من مکاتیب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ
 عنہ دلیل بر آنست :-

«شرعیات راستہ جزو است، علم و عمل و اخلاص۔ تا این ہر سہ جزو متحقق
 نشوند، شریعت متحقق نشود۔ و چون شریعت متحقق شد، رضائے حق سبحانہ
 و تعالیٰ حاصل گشت کہ فرق جمیع سعادات دنیویہ و اخرویہ است و رضوان
 من اللہ اکبر۔ پس شریعت متکفل جمیع سعادات دنیویہ و اخرویہ آمد۔ مطلبی نہاند
 کہ بہ اورائے شریعت در ان مطلب احتیاج افتد۔

طریقت و حقیقت کہ صوفیہ باں منازگشتہ اند ہر دو خادم شریعت اند و تکمیل
 جزو ثالث کہ اخلاص است۔ پس مقصود از تحصیل آل ہر دو تکمیل شریعت است
 نہ امر دیگر و رائے شریعت۔

احوال و واجید و علوم و معارف کہ صوفیہ را در اثناء راہ ورت
 میدہند نہ از مقاصد اند۔ بل اوقہام و خیالات تربی بہا اطفال الطریقتہ
 از جمیع اینہا گذشتہ بمقام رضا باید رسید کہ نہایت مقامات سلوک و جذبات
 چہ مقصود از طی منازل طریقت و حقیقت ماورائے تحصیل اخلاص نیست کہ مستلزم
 مقام رضا است۔

از تجلیات سہ گانہ و مشاہدات عارفانہ گذرانیدہ از ہزاراں یکے را بدولت

اخلاص و مقام رضائے سائنند۔ کوتر اندیشیاں احوال و مواجید را از مقاصدے شمرند
و مشاہدات و تجلیات را از مطالبے انگارند۔ لاجرم گرفتار ان و ہم و خیال میبایند
و از کمالات شریعت محروم میگروند۔

خصوصیت مجذوبہ۔ حق سبحانہ و تعالیٰ از کرم عمیم خود بر حضرت ایشاں مقدمات جدید
در قرب و طریقہ اینقہ و تسلیک و ارشاد عنایت فرمود۔ حضرت ایشاں منبہی این
طریقہ جدیدہ را اصول نقشبندیہ قرار دادند۔ زیرا آنکہ مدارش بر اتباع سنت و
اجتناب عن البدعت است۔ و فضیلت طریقہ نقشبندیہ چند کلمات معارف لدنیہ
امام ربانی قدس سرہ بجنبہ تحریر کرده آید :-

”سلسلہ نقشبندیہ از سائر سلاسل بوجہ فضیلت جداست و مزیتہ این طریق
بر سائر طرق ہویدا است این سلسلہ عالیہ منتہی است بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کہ افضل بنی آدم است بعد الانبیاء علیہم السلام بخلاف سلاسل دیگر
و درین طریق اندراج النہایت است و در بدایتہ بخلاف سائر طرق۔ و شہود
کہ معتبر است نزد این بزرگواران دائمی است تعبیر از ان بہ یاد داشت کردہ اند
و شہودے کہ دوام نپذیرد و نزد ایشاں از چیز اعتبار ساقط است بخلاف سائر
سلاسل۔

و طبعی منازل این طریق بے متابعت تام صاحب الشریعتہ را علیہ وآلہ الصلوٰۃ
والسلام میسر نیست بخلاف طرق و سلاسل دیگر کہ متابعت فی الجملہ بامداد ریاضت
و مجاہدات بانقطاع برسند۔ این دعوی بر مان میطلبد۔ بر مان آنست کہ این بزرگواران
بمد و جذبہ را طے میکنند۔ و در طرق دیگر بر ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ
قطع منازل مینمایند۔ و جذبہ معنی محبوبیہ می طلبد تا محبوب نباشد جذب نمی کنند معنی محبوبیہ
و البتہ بتابعت محبوب العالمین است علیہ آرا الصلوٰۃ والسلام کہ یہ تعریفی بحسبکم اللہ شاکل معنی

است پس هر چند متابعت تا متر جذب بیشتر است - و هر چند جذب بیشتر قطع منازل آسان تر
 و زودتر - پس متابعت تام شرط راه این بزرگواران آمد - لهذا هم امکان عمل لجزمیت
 اختیار نمودند - حتی که ذکر جهر که عمدتاً این راه است منع کردند - و از سماع و رقص
 که زبده ارباب احوال است اجتناب فرمودند - و نیز ظاهراً است که کمالیکه
 بر متابعت مترتب شود فوق جمیع کمالات خواهد بود -

لا جرم این عزیزان فرمودند که این نسبت فوق همه نسبتها است - ذالک
 فضل الله یؤتیہ من لیشاء واللہ ذو الفضل العظیم - پس طالبان حق را
 اختیار این طریق اولی و النرب باشند واللہ سبحانہ الموفق :-

مقبولیت طریقه مجددیه :- حق سبحانہ و تعالیٰ طریقه حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ
 را بسبب همین اتباع شریعت و آنکه طریقت را خادم شریعت قرار داده اند،
 برکت عنایت کرد که هم در حیات خود مرجع علما و فضلا و صلحا گشتند و بعد از ارتحال
 آنحضرت حق سبحانہ و تعالیٰ اولاد و احفاد و خلفاء ایشان را در اطراف و اکناف
 عالم رهنمائے عالمیاں گردانید - ہزار ہا علماء و عقلا برین مقامات قرب فائز شدند
 و شہادت بر صدق و حقانیت طریقه مجددیه دادند تا الآن -

بعد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ محمد سعید
 و حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہما در تشریح طریقه عالیہ مجددیه ممتاز اند و مقام اعلیٰ
 و ارفع دارند - بعد ایشان بر حسب سنت اللہ حق سبحانہ و تعالیٰ در ابتداء مائتہ
 ثلاثہ عشر حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ را امتیازے عطا فرمود تا کہ کیفیت
 ہر ہر مقام طریقه و ترکیب و ترتیب تلقین سلوک را بالتفصیل ضبط فرمودہ در الفیاح
 و ضبط طریقه شریفہ رسالہا تحریر ساختہ اند - تا آنکہ حق سبحانہ و تعالیٰ دریں آخرین
 زمان تیوم زمان حضرت شیخنا و مولانا ابوالسعد احمد قدس سرہ را از عنایات خاصہ

در قبور کبریٰ سرفراز گردانید۔ حضرت ایشاں بعد حضرت خواجہ محمد سعید و حضرت
خواجہ محمد معصوم و حضرت شاه غلام علی رضی اللہ عنہم در تحقیق مقامات طریقه عالیہ
سخن از تحقیق فرموده اند۔ زیرا آنکه حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت ایشاں را از کشف
بے کیف کہ از کشف حیاتی و کشف وجدانی اعلیٰ تراست کرامت فرموده بود۔
نیز کشف مقامات مجددیه از خاصه تو جهات شریف بوده است۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سبحانہ صورت تجدید بشیخ حضرت مولانا ابوالسعد احمد
قدس سرہ ارزانی فرموده کہ ورود فیوض و برکات طریقه عالیہ مجددیه را بر تعهد
فرائض عنایات کرد۔ و کشف مقامات را بر توجہ شریف ایشاں حواله ساخت۔
فلم یجد المنة۔ ہمیں جبہ در آخر بر تعهد فرائض و التزام صحبت عالیہ معمول بوده۔ و اذمان سالکان
ازین منقہ کردند کہ طریقت و رائے تعهد فرائض کہ عبارت است از وظایف و عبادت کفایت اور دو نوافل وغیرہ باشد۔
حضرت الشیخ المکرم قبلتنا و سبیلتنا الی اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد عبداللہ
نور اللہ مرقدہ کہ حامل سیر حضرت مولانا ابوالسعد احمد قدس سرہ بودند۔ و خلیفہ
و نائب ایشاں کہ حضرت اقدس قدس سرہ در حیات خود ایشاں را بر جائے
خود نشاندہ بودند۔ و وصیت نامہ بحق شیاں تحریر فرمودند۔ حضرت شیخ بشارت
دادہ بود کہ مولانا را مجمع البحرین ساخته ام و آنکہ خلقۃ عبد اللہ اند۔
میفرمودند کہ حصول نسبت امرسیت علمدہ اما فقہ نسبت چیزسیت دیگر
لازم نیست کہ با حصول نسبت افقہ نسبت ہم داشته باشد۔

بنابرین حضرت شیخ مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ اجاب خود را بر فہم طریقه
عالیہ متوجہ میکردند و بعد از مکتوبات حضرت امام ربانی و حضرت خواجہ محمد معصوم قدس
سرہما اہتمام بر رسائل حضرت شاه غلام علی قدس سرہ میفرمودند۔ و علی العموم با حجاب
تلقین سے نمودند۔

چنانچہ حضرت اقدس مکاتیب شریفہ حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ عنہ
بتوجہ و محنت تصحیح نمودند۔ و این فقیر را برائے طباعت ارشاد فرمودند۔ و ازین
فقیر یہ تقصیر شائع کنا میدند۔

چون حضرت ایصال فقیر را برین داشتند کہ خلافت طریقہ را قبول کنم فرمودند
کہ اگر چه ترا ضرورت نیست لیکن طریقہ را ضرورت نیست پس در ماہ صفر ۱۳۴۵
چون از سفر حج بیت اللہ و زیارت سید کونین علیہ السلام مراجعت نمودند فقیر را
رسالہ البصاح الطریقہ تلقین فرمودند و بتاریخ ۳ ربیع الاولی ۱۳۴۵ بروز
جمعتہ المبارک متصلًا بعد نماز فجر فقیر را از اجازت طریقہ شریفہ مشرف نمودند و وصیت
فرمودند کہ ایں رسالہ را برائے تعلیم و تلقین برادران طریقہ طبع کنم۔ فالحمد للہ کہ حق سبحانہ
و تعالیٰ توفیق رفیق گردانید کہ الحال ایں فقیر حرب و صیت شیخ خود متصدی طبع
ایں رسالہ گشته است۔ و با عانت خصوصی برادر طریقہ حضرت مولانا عطا محمد صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ تکمیل رسانیدہ است۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان و لاحقہ
ولا قوتہ الا باللہ العلی العظیم۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی خاتم البیتین و علی آلہ و صحابہ
و اتباعہ اجمعین۔

۲۶ شوال ۱۳۴۶

آداب المریدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَدْبَنَّا بِالْاَدَابِ النَّبَوِیَّةِ وَهَدَانَا
 بِالْاِخْلَاقِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَمَّا وَاَمَّا
 بدانکہ سالکان این راه از دو حال غالی نیستند مرید اند یا مراد اگر مراد اند طوبی الهمم
 براہ انجذاب و محبت ایشان را کشان کشان خواهند بود و بمطلب اعلیٰ خواهند
 رسانید و ہر ادا بے کہ در کار شود بتوسط یا بتوسط تعلیم شان خواهد شد و اگر زلت
 واقع شود زود متنبہ خواهند فرمود و بان مواخذہ نخواهند کرد و اگر بہ پیر ظاہر
 احتیاجی داشته باشد بے سعی ایشان بان دولت و ولایت خواهند فرمود
 بالجملہ عنایت ازلی جلّ سلطانہ متکفل حال این بزرگواران است بسبب و
 بے سبب کار ایشان را کفایت خواهند کرد اللّٰهُ مُجْتَبٰی اِلَیْهِ مِنْ لَیْسَاءِ۔

و اگر مرید اند کار ایشان بے توسط پیر کامل مکمل دشوار است پیرے باید
 کہ بدولت جذبہ و سلوک مشرف شدہ باشد و سعادت فنا و بقا متسع گشته
 و سیر الے اللہ و سیر فی اللہ و سیر عن اللہ باللہ و سیر فی الاشیا باللہ را بالضرام
 رسانیدہ و اگر جذبہ او بر سلوک او مقدم است و نیز بیت مرادان مرئی شدہ
 کبریت احمر است کلام او دو است و نظر او شفا اخیائے دلہاے مردہ بتوجہ
 شریف او منوط است و تازگی جانہاے فرودہ بالتفات لطیف او مربوط و
 اگر این طور صاحب دولت پیدا نشود سالک مجذوب ہم مغتئم است و تربیت
 ناقضان از و نیزے آید و بتوسط او بدولت فنا و بقا میرسند۔

۵ آسمان نسبت بعرش آمد فرود و ورنہ بس عالیت پیش خاک تو

و اگر بجاییت خداوندی جلّ سُلْطَانَهُ طالعے را باین طور پیر کابل مکمل دلا
 فرمودند باید که وجود شریف او را مُغْتَنَم دانند و خود را بتمام با و سپارد و سعادت خود را
 در مرضیات او داند و شقاوت خود را در خلاف مرضیات او شناسد بالجمله ہوائے
 خود را تابع رضاے او سازد و در خبر نبولیت عَلِيٍّ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 اَمَّا وَكَلْمَاهَا لَنْ يَوْمٍ مِنْ اَحَدٍ كَمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاةً تَبْعَالِمَا حَبَّتْ بِهِ
 و بدانند کہ رعایت آداب صحبت و مراعات شرائط از ضروریات این راه است
 تا راه افادہ و استفادہ مفتوح گردد و بِدُونِهَا لَا نَتِيْجَةَ لِلصُّعْبَةِ وَلَا ثَمْرَةَ
 لِلْحَجَلِيسِ -

بعضی از آداب و شرائط ضروریہ در معرض بیان آورده می شود بگوش ہوش
 باید شنید بدانکہ طالب را باید کہ روئے دل خود را از جمیع جہات گردانیدہ متوجہ
 پیر خود سازد و با وجود پیر بے اذن او بنوا فل و اذکار سپرد از دو در حضور او
 بغیر او التفات ننماید و بکلّیت خود متوجہ او بنشیند حتی کہ بذکر ہم مشغول نشود
 مگر آنکہ او امر کند و غیر از نماز فرض و سنت در حضور او ادا نکند نقل کرده اند
 از سلطان این وقت کہ وزیرش پیش او ایستادہ بود اتفاقاً درین اثنا آن
 وزیر التفاتے بجانب جامہ خود کردہ بند آن را بدست خود راست می ساخت
 درین حال نظر سلطان بران وزیر افتاد دید کہ بغیر او متوجہ است بزبان عتاب
 گفت کہ این را مُغْتَنَم نمیتوانم کرو کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ
 التفات سنائی باید اندیشید کہ ہر گاہ وسائل دُنْیَا و دُنْیَا رَا آدَابِ و قِیْمَتِ
 در کار است و سائل وصول الی اللہ را برو جہاتم و کسل رعایت این آداب
 لازم خواهد بود و مہما نَمَنْ دَرَجَاتُہٗ نَزَّ اِلَيْہِہٖ سَاہِہٗ اَوْ بِرِجَالِہٖہٗ اَوْ
 اَفْتَرُوہٗ بِرِصْلَاتُہٗ اَوْ پَانَنہٗ و در متوضعات او طہارت نکند و بظروف خاصہ

او استعمال نکند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول ننماید و کبھی سخن نکند بلکه متوجه احدی نگردد و در عقیدت پیر در جانب که اوست پا و راز نکند و بزاق دهن با جانب نبیند از دوسری از پیر صادر شود آنرا صواب داند اگر چه بظاہر صواب ننماید او ہر چه میکند از الہام میکند و باذن کار میکند۔

برین تقدیر اعتراض را گنجایش نباشد و اگر در بعضی صورت در الہامش خطا راہ یابد خطائے الہامی در رنگ خطائے اجتہاد است ملامت و اعتراض برین مجوز نیست و ایضا چون این را محبت بہ پیر پیدا شدہ است و نظر محب ہر چه از محبوب صادر میشود محبوب نماید پس اعتراض را مجال نباشد و در کلی و جزئی اقتدا بہ پیر کند چہ در خوردن و پوشیدن و چہ در خفتن و طاعت کردن نماز و بطرز او ادا باید کرد و فقہ را از عمل او باید اخذ نمود۔

آزاکہ در سرائے نگار است فارغ است

از باغ و بوستان و تماشاے لالہ زار

و بیچ اعتراض را در حرکات و سکونات او مجال نہد اگر چہ آن اعتراض مقدار حجتہ نخر دلہ باشد زیرا کہ اعتراض را غیر از حیرمان نتیجہ نیست و بے سعادت ترین جمیع خلائق عیب بین این طائفہ علیہ است *نَحْنَا نَالِلّٰهُ سُبْحَانَہٗ عَن هٰذَا الْبَلَاءِ الْعَظِیْمِ وَ طَلَبِ خَوَارِقِ وَ کَرَامَاتِ* از پیر خود نکند اگر چہ آن طلب بطریق خواطر و سادس باشد بیچ شنیدہ کہ موسیٰ از پیغمبرے معجزہ طلب کردہ باشد معجزہ طلبان کفارند و اہل انکار۔

معجزات از بہر قہر دشمن است

بوتے جنسیت پے ول برد نسبت

موجب ایمان نباشد معجزات • بوتے جنسیت کند جذب صفات

اگر شبہ پیدا شود در خاطر آنرا بے توقف عرض نماید اگر خل نشود تقصیر بر خود
 بنهد و بیچ منقصدت را بجناب پیر عائد نسازد و واقعہ کہ رود بد از پیر نپہل
 ندارد و تعبیر و قائل از و طلب کند و تعبیر یکہ بر طالب منکشف شود نیز عرض نماید
 و صواب و خطارا از و جوید و برکشوف خود ز نہار اعتماد نہند کہ حق با باطل دین
 دار متمیز است و صواب با خطا مختلط و بے ضرورت و بے اذن از و جدا
 نشود کہ غیر اورا برے گزیدن منافی ارادتست و آواز خود را بر آواز او بلند
 نکند و سخن بلند با او نگوید کہ سوء اوست و ہر فیضی و فتوحیکہ برسد آن را بتوسط
 پیر تصور نماید۔

و اگر در واقعہ بیند کہ فیضی از مشائخ دیگر رسید است آنرا نیز از پیر داند و
 بداند کہ چون پیر جامع کمالات و فیوض است فیض خاص از پیر مناسب است
 خاص مرید ملام کمال شیخ از شیوخ کہ صورت افاصلہ از وے ظاہر شدہ است
 برید رسیدہ است و لطیفہ از لطائف پیر کہ مناسبت بان فیض دارد و بصورت
 آن شیخ ظاہر شدہ است بواسطہ ابتلاء مرید آن لطیفہ را شیخ دیگر خیال کردہ
 است و فیض را از ان دانستہ این مغلطہ عظیم است حق سبحانہ از زلت قدم
 نکاہدار و براعتقاد و محبت پیر تقیم دارد و مجتہد سید البشر علیہ و علی الہ
 الصلوٰات و التسلیٰات۔

بالجملہ الطریق کلمۃ ادب مثل مشہور است بیچ بے اوبے بخدانرسد و اگر
 مرید در رعایت بعضی از آداب خود را مقصر داند و در ادائے مابینغی نرسد
 و اگر سعی ہم نتواند از عہدہ برآمد معفو است اما از اعتراف بتقصیر ناچار است
 و اگر عیاذ باللہ سبحانہ رعایت آداب نکند و خود را مقصر ہم نداند از بزرگوار
 این بزرگواران محروم است۔

ہر کراروے بہ بہبود نہ بود • دیدن روے نبی سود نہ بود
 آسے مریدے کہ بیکرت تو تہ پیر بمرتبہ فنا و بقا بسد و راہ الہام و طریق
 فراست بروے ظاہر شود و پیر آن را مسلم دارد و کمال او گواہی دہد آن مرید
 را میرسد کہ در بعضے امور الہامی بہ پیر خلاف کند و بمقتضائے الہام خود عمل
 کند اگرچہ نزد پیر خلاف آن متحقق بود چہ آن مرید درین وقت از رتبتہ
 تقلید بر آید است و تقلید در حق وے خطاست نہ مبنی کہ اصحاب پیغمبر
 صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ در امور اجتهاد ویر
 در احکام غیر منزکہ بان سرور خلاف کردہ اند و در بعضے اوقات صواب
 بجانب اصحاب ظاہر شدہ است کما لَا یُخْفٰ عَلٰی اَرْبَابِ الْعِلْمِ
 پس معلوم شد کہ خلاف با پیر مرید را بعد از رسیدن بمرتبہ کمال مجوز
 است و از سوء آداب مُبَرَّأ است بلکہ اینجا ہمین ادبست و اگر نہ اصحاب
 پیغمبر عَلَیْہِمْ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ کہ کمال آداب مؤدب بودند غیر
 از تقلید امر و نیکر و ند ابو یوسف را بعد از رسیدن بمرتبہ اجتهاد و تقلید ابی
 حنیفہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا خطا است صواب و متابعت رائے خود است
 نہ رائے ابی حنیفہ قول مشہور است از امام ابو یوسف کہ نَزَعَتْ اَبْلَحَنِيفَةَ
 فِيْ مَسْئَلَةِ خَلْقِ الْقُرْآنِ سِتَّةَ اَشْهُورٍ شَنِيدَةً بَاشِيْ كِتْمَانٍ صِنَاعَتِ تَبْلَاحِثٍ
 افکار است اگر بیک فکر ماندے زیادتی پیدا نکرے نحویکہ در زمان سبویہ
 بودہ امروز باختلاف آراء و تلاحق انظار وہ صد زیادتی و کمال پیدا کردہ
 است انا چون بنا را او نہادہ است فضل او راست • اَلْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ
 لیکن کمال اینبار مثل اُمَّتِيْ كَمَثَلِ الْمَطْرِ لَا يَدْرُسُ اَوْلَاهُمْ خَيْرًا مِنْ اٰخِرِهِمْ
 حدیث نبویت و علیہ عَلٰی اِلٰہِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ تَنْ نَبِيَّتْ لِرَفْعِ شَبَہَةِ

بَعْضُ الْمُرِيدِينَ :

بدانکه گفته اند : الشَّيْخُ يُحْيِي وَيُمِيتُ : احیاء و امانت از لوازم مقام شیخی است مُراد از احیاء و امانت روحی است نه جسمی و همچنین مُراد از امانت امانت روحی است نه جسمی و مُراد از حیوة و موت فنا و لقاء است که بمقام ولایت و کمال میرساند و شیخ مقتدا بِإِذْنِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ متکفل این دو امر است پس شیخ را از این احیاء و امانت چاره نباشد : معنی مُحْيِي و مُمِيتُ يُتَّقِي وَ يُغْنِي احیاء و امانت جسمی را بمنصوب شیخی کاره نیست .

شیخ مقتدا حکم گاه ربا دارد هر کس را که با او مناسبت است در رنگ خس و خاشاک در عقب او میدود و نصیب خود را از او استیفا مینماید خوارق و کرامات از برائے جذب مُریدان نیست مُریدان بمناسبت معنویه منجذب میگرددند و آنکه باین بزرگواران مناسبت ندارد از دولت کمالات ایشان محروم است اگر چه هزار معجزه و خوارق و کرامات ببیند ابو جهل و ابولهب را شاید این معنی باید گرفت قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى فِي حَقِّ الْكُفَّارِهِ وَ إِنْ يَرَوْا كَلًّا آيَةً لَا يُؤْمِنُوا بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ وَالسَّلَامُ :

بیعت خلافت و اجازت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد و صلوة فقیر عبد اللہ معروف غلام علی قادری نقشبندی مجددی عفی عنہ
گزارش می نماید کہ دریا بند کہ بیعت بمعنی عهد کردن است و استوار بودن
بران و معمول است در طریق صوفیہ و آن سنت اصحاب کرام است رضی
اللہ تعالیٰ عنہم بیعت سه قسم است۔

بیعت اول توبہ کہ بر دست بزرگے بر تزک گناہاں بیعت نماید و آن
گناہ کبیرہ شکستہ گردد و باز مکر رحمت کند و در غیبت اختلاف است و بتحقیق
مسلمانے غیبت گفتن و بیان مناقص البتہ کبیرہ بود بیان معائب اساتذہ کہ
در وثوق اینها قصور است و معائب مشایخ مبتدع لازم است تا مسلمانان
پہمیز نمایند۔

دویم بیعت برائے انتساب بخاندانے بجمہت حصول بشارتے کہ دران
خاندان است و امید شفاعت آنها مثلاً قادری میشود تا در بشارت حضرت
غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ فرمودہ اند مریدان من بی توبہ نہ میرند
شامل شود تکرار این بیعت ضرور نیست۔

سوم۔ بیعت برائے استفادہ از خاندانی می نماید پس اگر اشغال و اذکار
و مراتب اخلاص آن بزرگان چندے بجا آوردہ فائدہ نیافت لازم صدق
طلب است کہ بخاندانی دیگر رجوع نماید اگر مرضی مرشد باشد یا نہ باز بیعت
بدست مرشد ثانی کند و از پیر اول انکار نکند کہ قسمت او آنجا نبود و اگر

مع منہا تکرار بیعت در صورتی کہ اصلاح و تقصیر باطن است بیعت خلفاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بر دست پیر اول
ترویج اسلام بود و باں بیعت کس فیوض ہم نشووند و الا سابق را فضل ثابت میشود پس تکرار بیعت بیعت بیعت
یاقت حکیم بستی و شکست اطفال از خاندان رضی اللہ عنہم

در شریعت و طریقت او فتوری یافته و با اهل دنیا و طلب دنیا مبتلا گردیده
از مرشدی دیگر فیض باطن و محبت و معرفت حاصل نماید طفل که با تبع کسے
بیعت کرده است بعد رسیدن او بشعور و عقل مختار است هر جا که خواهد
بیعت نماید یا بر همان بیعت پیر اول باشد اگر شائسته پیرے است.
پیر کسے است که متبع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باشد ظاہراً
و باطناً و تارک بدعت و بر عقیده بزرگان سلف مانند حضرت غوث الثقلین
و شیخ الاسلام گنجشکر رحمۃ اللہ علیہم مستقیم بود و از علم ضروری فقہ برہہ داشته
باشد اگر حدیث مشکوٰۃ شریف و تفسیر قرآن مجید در مطالعہ دارد و بر کتب
اخلاق صوفیہ منہاج العابدین و کیمیائے سعادت حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ
علیہ و مانند آن و کتب احوال بزرگان و مفوظات آنها مزاولت نماید برائے
تصفیہ و تزکیہ بسیار مفید است و از دنیا و اہل آن احترام بکند و تعمیر اوقات
بر وظائف اعمال نیک و خلوت و انزوا نماید امیر از خدا و یاس از ماسوی
لازم شناسد یاد نمودن قرآن مجید اگر متعذر است چند جز آن تلاوت نموده
باشد و بکثرت ذکر از کیفیات باطن بہرہ مند بود تو بہ اتابت و زہد و ورع
و تقوی و صبر و قناعت و توکل و تسلیم و رضا طریقہ خود دارد از دیدن او خدا
سبحانہ یاد آید و دل را صفائی از خواطر دلت دہد اگر حشمتی است از صحبت
او ذوق و شوق و گرمی و بے تابی دل و ترک و تجرید حاصل گردد و اگر قادری
است صفائی قلب و مناسبت بعالم ارواح و ملائک و از گذشته و آئندہ
علمی نقد وقت او شود و اگر نقش بندگی است حضور و جمعیت و نسبت یادداشت
و بخودی و جذبات و واردات دست دہد و اگر مجددی است آنچه در لطائف
فوقانیہ کیفیات و صفات لطائف نسبت باطن و الوار و اسرار کہ در طریقہ مجددیہ

مقرر است پیدا شود و اگر در صحبت او این اسماں ظهور نکند تو ان گفت

صحبت نیکان ز جهان دور شد

مان محفل خسانه ز نور گشت

مرید کس هست که آتش طلب آرزو ما از باطن او بسوزد و در محبت بقرار
دارد سحر خیز و از دیده حسرت اشک ریز باشد ناکامی و خاکساری شعار او
از گذشته شرمساری و از آینده ترس کاری کار او تقسیم اوقات بر اعمال
خیر مقرر نماید در قضا یا صبر و عفو و نظر بر مشیت حضرت حق سبحانه لازم گیرد
به تعصیب خود محترف باشد و مردم را معذور داند و بر هر نفس آگاه از ذکر حق
سبحانه باشد مبادا که این نفس آخرین بود و به غفلت بر آید و در محاورات از
پرغاش و الزام خصم اجتناب نماید مبادا بدلی آزار برسد که خانه خدا است
سبحانه ذکر اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بخیر کند بلکه موافق حدیث
شریف در این واقعات سکوت اولی است که طعن اینها تا دور میرسد
هر گاه که حاضران تہذیب نیافتند و جانفشانی

کرده اند غائبان را چه توقع و دوستی اینها بدوستی حبیب خدا است صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم و در اولیاء کرام بگمان خود تفضیل یکے بر دیگرے نکند یکے را افضل ادا
نبص و اجماع صحابہ میشود رضی اللہ عنہم جنون محبت از اعتبار ساقط است
سماع را بزرگان شنیده اند بے مزا میر و بے حضورا مار و نسا و اجتماع
نا اہلان در صحبت مبارک حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملاہی
ہرگز نبود گریہ بود و سوز جگر چنانچہ در فوائد الضواید و سیر الاولیاء مفصل مذکور است
خلاف پیران کبار دل لارا سیاہ مینمایند قلت سماع برائے بسط قبض باطن
یا زیادتی انبساط یا برائے درود معانی که در اشعار محبت و رقت قلب میشود

مقرر نموده اند نہ برائے اجتماع غافلان و این مجامع بر چنین مسماع فسق است
 زہار ازان پرہیز بکنند اگر کسی ملاہی را جایزد اسشتہ از غلبہ حال معذورات
 اتباع آن منع است موافق شرع شریف۔

✓ ذکر جہر برائے علاج دل مقرر نموده اند خفی اولی است ہر وقت می شود
 و فضل ذکر خفی بر جہر ثابت است از روئے حدیث شریف جہر برائے حرارت
 دل و دفع کسل چند بار بتوسط جائز تواند شد از غلبہ محبت کہ بکثرت اذکار
 و ریاضات میشود اسرار توحید ظاہر میگردد و آن دیدن بیک ہستی است
 در ممکنات نہ دانستن ممکنات را عین ذات حق سبحانہ گمان نمودن و تقلید
 ارباب حال بویہم و خیال این معرفت بر زبان راندن و خود را موجد گرفتن
 دور است از عقل و شرع حضرت رکن الدین ابوالکلام علاءالدولہ سمنانی
 و حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما و اتباع ایشان دیدہ اند و دریافتہ
 اند کہ معرفتہ سوائے این معرفت نیز حاصل میشود و موافق مذاق انبیاء است
 علیہم السلام۔

دروشی با خدا بودن و حسن اخلاق و اتباع شریعت است دل از خاطر
 غیر پیراستہ و ظاہر با تبع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آراستہ
 و دوام حضور کہ آنرا مرتبہ احسان گویند لازم باطن گردیدہ موجب سعادت
 است اگر عطا کنند و محروم ندارند توحید افعالی افعال را از فعل یک فاعل
 دیدن و توحید صفاتی صفات را پر تو صفات حق سبحانہ یافتن و ذوات
 را در ذات اول تعالیٰ محو دیدن از اولیاء کرام مرویست۔ ع
 تیار کر ا خواهد و میلش بکہ باشد

اجازت و خلافت کسے اگر نسبت و حالات باطن کسب نماید و تہذیب
اخلاق و صبر و توکل و قناعت و رضا و تسلیم و ترک دنیا کند و شائستہ این
مرتبہ بلند با اتباع سلف صالح باشد باید واد و بحصول حالات و کیفیات باطن
بمجرد تلقین اذکار اجازت دادن حرام است و خلاف پیران کبار یکے را
مغرور ساختن و دیگرے را محروم گردانیدن و در است از عقل و شرع اللہ تعالیٰ
شمارا و این پیر عمر صالح کردہ را رضائے خود و رضاء حبیب خود صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم و اشتیاق نقائے خود کرامت فرماید۔

۵ خدایا بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی و قبول من و دست و دامان آل رسول
بدانکہ نماز بجماعت و با طمانینت در رکوع و سجود و قومہ و جلسہ از پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ثابت است قومہ و جلسہ بعضے فرض گفته اند قاضی خان
از مفتیان حنفیہ واجب گفته و تبرک آن بسہو سجود سہو واجب میگوید و اگر
عمداً ترک کند با عاودہ نماز قایل است کسیکہ سنت مؤکدہ گفته است آن
قریب است بواجب ترک سنت باستحفاف کفر است در قیام کیفیت
جد است و در رکوع جدا و در قومہ و جلسہ و سجود و قنود حالات و کیفیات
مثنوہ دست میدہد نماز جامع انواع عبادات است تلاوت و تسبیح و درود
و استغفار و دعا را شامل است اشجار گویا در قیام اند و حیوانات در رکوع و

۵ منہا۔ ہر کہ از یاران من را بصبر و توکل قناعت و تقویٰ پیش گیرد۔ حضور جمعیت انوار کیفیات قلب
دارد۔ از جانب من او را اجازت نیست کہ طالبان را بیعت نماید۔ و در ہر کس کہ ازین صبر و توکل فقیر است او را
بیعت ساختن و مرید گردانن قہر نیست۔ ما کہ چہ از اجازت یا ننگان من باشد۔ حقیقتہ از من مجاز نیست۔

جمادات و رقعہ نماز مشتمل بر عبادت اینها است نماز و معراج فرض شده کسیکه
 بطریق مسنون صاحب معراج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا نماید بعبودیت و مقامات
 قرب برسد ارباب ادب و حضور عروج با در نماز می یابند خدا و رسول احسانے
 بر امت کرده اند که نماز را فرض نموده اند پس او راست منزلت و احسان و ویراست
 صلوات و تحیت و ثناء در نماز عجب صفائی و حضوری حاصل میشود پیر یا فرمود
 رضی اللہ عنہ در نماز اگر چه رویت نیست حالتی کالہ و تہ می باشد و این از
 مجربات است و قتیکه حکم تحویل قبلہ از بیت المقدس بسوی قبلہ ابراہیم علیہ السلام
 شد یہود گفتند نماز ما کہ بطرف بیت المقدس کرده اید حکم آنها چیست آیتہ شریف
 نازل شد مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ اِيْمَانَكُمْ اے صلواتکم نماز را با بیان تعبیر فرموده
 است پس ضایع کردن نماز از طریق مسنون ضائع کردن ایمان است و فرموده
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گردانیده شده است خنکی و خوشی چشم من در نماز یعنی
 در نماز ظهور و شہود حضرت ذات است کہ چشم مرا راحت میرساند فرمود پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ارحمی یا بلال راحت رسان مرا اے بلال باذان و اقامت و
 نماز کسیکہ راحت از غیر نماز فهمد مقبول نیست کہ این تلاوت و انواع اذکار را
 منتظمین است کسیکہ نماز را ضائع می نماید امور دیگر را از دین ضائع تر خواهد
 ساخت۔

روزہ بکلام لغو و غیبت بی ثواب میگردد و غیبت محبط ثواب اعمال است
 ازان احترام واجب است سوزت بی عقلی بود کہ بجد و کد اعمال کرده شود و ثواب
 آن محبط گردد و اعمال بجناب کبریا او سبحانه عرض میشوند بے ادبی بود کہ غیبت
 و لایعنی بجناب پروردگار خود عم نوالہ روانہ کند۔

شہیدن سرود و تار و نغمہ و طنبور و دیدن رقص و ساختن نقل مزارات مفذمرہ

حضرات حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ عزیزان اختیار کرده اند ننگ و عار مسلمانان است تصویرات اکابر ساخته بزیارت آنها تو سئل بجناب کبری یا میخوامند از اسلام نسبت نادیده صور بزرگان بسیارند این افتراست تاب اللہ علیہم سید اسمعیل عالم و محدث سلمہ اللہ تعالیٰ و بارک فیما اعطاہ از مدینہ منورہ برائے کسب طریقہ مجدد ویر پیش بندہ آمدہ بود اورا برائے زیارت آثار شریف در مسجد جامع فرستادم رفت زودتر برگشت گفت آنجا ظلمت بتان است اگر چه انوار پیغمبر خدا ہم است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از مجاوران پرسیدم کہ در درگاہ شریف آثار کبیرت گفت در صندوق تصویرات بزرگان ہنماہ شدہ جویم کردیم کہ این ظلمات تصاویر است آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تصویر حضرت ابراہیم علیہ السلام را بدست مبارک خود شکستہ اند باین عمل مبادا کہ این آیتہ شریفہ صابوق آید مَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ، إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ۔

مرغ چنگانیدن و کیونتر بازی و ہر لہو حرام است سنگ تراشیدہ آنرا قدم شریف پیغمبر خدا قرار دادن این ہم مانند تصویر پرستی است۔
بجا آوردن رسوم کفار۔

ہولی و دوالی و پندت و نوروز مجوسان تشبیہ بکافران است العیاذ باللہ ہر گاہ پیران بلائین قبایح ترکب باشند مردیان را سندے حاصل شد پیری و مریدی تبعوتی میشود کیفیت باطن و کشف و خرق عادت کفار را ہمے شود ریاضات و اشغال کہ سبب تسخیر جاہلان میگردد چنانکہ سیفیہا و نقش و تحوید نوشتن برائے کسب دنیا است۔ اعتبارے ندارد و اتباع پیغمبر خدا صلی اللہ

عصا ہا نقادیر در شرع محمدی بازنہست تصویر پر خود تصویر پیغمبر خدا و دیگر اکابر تباں اند۔ ترک تسلیم آن کنند کہ منم پرستی است۔ تاب اللہ علیہ۔

علیہ وآلہ وسلم دین مسلمانان است و راہ قرب حق سبحانہ و این است طریق اصحاب کرام
 و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و نزول قرآن مجید برائے ہمیں است
 اللَّهُمَّ اَعِدْ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ بِرِصْرَاطِ پَنجْمَبَرِخود و صِرَاطِ اصحاب کرام و اہل
 بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ثابت دار آمین۔

ایضاح الطریقہ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حمد و صلوة فقیر عبد اللہ عرف غلام علی عفی عنہ گذارش می نماید کہ بہت
 دو سالہ بودم کہ ہدایت و عنایت بے غایت الٰہی شامل حال این فقیر گرویدہ
 بجناب فیض مآب فرید زمان و حمید دوران مطلع انوار منبع اسرار محیی سنن نبویہ
 قیم طریقیہ احمدیہ مجددیہ شمس الدین حبیب اللہ حضرت مرزا جان جانان قدس اللہ
 سرہ العزیز رسانید و مستفید شرف ارادت و بیعت بخدمت مبارک حضرت
 ایشان در خاندان علیہ قادریہ گردانید آنحضرت اگرچہ افادہ و القائے نسبت
 نقشبندیہ مجددیہ میفرمودند و این نسبت و اجازت آن از سید السادات سید
 نور محمد بدایونی گرفتہ اند رحمۃ اللہ علیہ و ایشان از خلفائے معرفت افزائے
 شیخ سیف الدین خلیفہ و خلف الصدق عودۃ الثقی حضرت ایشان محمد مصوم
 بودند قدس اللہ اسرار ہم لکن اجازت طریقیہ علیہ قادریہ از روح پر فتوح
 حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز دارند میفرمودند بعد انتقال حضرت
 سید بامر ایشان استفادہ از شیخ الشیوخ حضرت محمد عابد رضی اللہ عنہ کردم
 و ایشان از خلفائے ہدایت فرمائے دلیل الرحمن حضرت شیخ عبد الاحد

سجادہ نشین خازن الرحمۃ حضرت محمد سعید بودند رضی اللہ عنہ میفرمودند
 خدمت حضرت شیخ بھرت طلب اجازت خاندان عالیشان قادریہ
 عرض نمودیم قبول فرمودند و بحال فقیر تو جہی نمودند غیبیہ دست داد و در آن
 غیبت بجمال جہان آرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف شدیم
 دیدیم کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ بجنور مبارک برائے اجازت آن خاندان
 برائے فقیر عرض می نمایند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می فرمایند کہ بھرت
 غوث الثقلین عرض بکنید حضرت شیخ رضی اللہ عنہ بآنحضرت معروض داشتند
 پذیرا فرمودند و نجادم خود برائے عطا ئے تبرک خرقة اجازت امر نمودند خادم
 خلعتے از سندس گران بہا آوردہ برگردن فقیر نہادہ و در باطن فقیر عجب
 برکتے و کیفیتے تازہ وارد شد کہ در بیان راست نمی آید بعد مشاہدہ این
 واقعہ بامر حضرت شیخ قدس سرہ از غیبت افتاتے دست داد حضرت شیخ
 مبارکباد این عطاء کرامت فرمودند انوار نسبت قادریہ کہ در این خاندان
 از مشایخ کرام متوارث است بحصول این اجازت زیادہ تر گردید میفرمودند
 از جناب مبارک حضرت خواجہ قطب الدین رضی اللہ عنہ نسبت چشتیہ نیز مارا
 رسیدہ است و کیفیت آن نسبت شریفہ گاہ گاہ خود بخود ظہور می نماید شوق
 و ذوق و سوسوختگی کہ از لوازم این خاندان است دل را باہتر از می آرد و
 درین وقت سہل سہا ع درفتت و گریہ پیدای شود

بر سر بازار صرافان عشق

زیر ہر دارے و کانے دیگر است

حضرت ایشان قدس سرہ جامع نسبت نقشبندی و مجددی و نسبت
 قادری و چشتی بودند لیکن نسبت بزرگان مجددی بر ایشان غالب بود

بر عایت آداب خاندان نقشبندی استعمال اذکار و اشغال این طریقه
 شریفی نمودند عالمی از مواید فیوض و برکات ایشان بهره یاب گردید تا
 آنکه خلفاء و خلفائے ایشان در اطراف عالم بدایت طالبان راه خدای نمایند
 این فقیر مسکین بذكر و شغل باطنی از حضرت ایشان تلقین یافته برین طریقه
 مواظبت نمودم و تا پانزده سال اقتباس انوار صحبت حلقه و ذکر و توجه و
 مراقبه حضرت ایشان داشتم و همین توجیحات روح افزائے حضرت ایشان
 مناسبته بحالات و واردات این طریقه علیهم بهم رسید و ادراک و جان
 کیفیات مقامات و اصطلاحات آن حاصل شد فالحمد لله علی ذالک در این
 ایام گذشته هجرت مقدس هزار و دویست و دوازده است بتکلیف بعضی عزیزان
 این چند فوائد از کلام مبارک حضرات خواجهگان نقشبندیہ و اکابر مجددیہ رضی
 اللہ عنہم التقاط نموده جمع کرده آمد و این همه تحریر و تقریر این فوائد از برکت صحبت
 کثیر البرکت حضرت ایشان است رحمة اللہ علیہ رحمة واسعة والا سخن از مقوله
 بزرگان مانند کار این بے سرو سامان نیست

جمال ہم نشین در من اثر کرد

و گرنه من ہماں خالم کہ ہستم

بدانکہ طریقه مجددیہ مبنی است بر اصول طریقه نقشبندیہ و آن وقوف
 قلبی و توجه بمبدء فیاض و نگہداشتن خواطر و دوام ذکر و اعتضام بصحبت
 شیخ مقتداست در ہر مقام لحاظ نمودن فیض و ماخذ آن می نمایند و براز کا
 و اشغال ہماں طریقه مواظبت میفرمایند اما مقامات بلند و اصطلاحات
 ارجمند این بزرگواران چیزے دیگر است چنانچہ در ضمن این فوائد مخصوص
 آن باختصار مذکور میگردد الحمد للہ کہ بہین صحبت پیر دستگیر قیم طریقه احمدیہ

مجددیه محیی سنن نبویه کسیکه مستفید ازین طریقه شود و بنهایت سلوک این اکابر
برسد میداند که این مقامات چسبیت و منبع این بحار فیوض و برکات کبیرت

سه آنچه پیش تو بیش ازین ره نیست

غایت فهم تسرت اللہ نیست

میفرمایند که حاصل این طریقه شریفه دوام حضور و دوام آگاهی است
بحضرت ذات الهی سبحانه بالتزام عقیده صحیحه موافق اهل سنت و جماعت
و اتباع سنت نبویه علی صاحبها الصلوٰة و ہر کہ یکے ازین امور ثلثه ندارد و
از طریقه مامی بر آید نعوذ باللہ منها این حالت را در طبقه صحابه رضی اللہ
عنہم احسان میگفتند و در اصطلاح صوفیه شہود و مشاہدہ و یادداشت و
عین الیقین میگویند و برای حصول این دولت که سرمایه صحت عبودیت
است سه طریقه مقرر نموده اند

اول طریقه دوام ذکر است بشرط آن و ذکر بر دو قسم است اول اسم ذات
است طریقتش آنکه زبان بکام چسپانیده و بزبان دل که محل آن زیر پستان
چپ بفاصله دو انگشت است اسم مبارک اللہ را بگوید و مفهوم آن در لحاظ
داشته وارد که ذاتیت موصوف بصفات کامله و منزه از سمات ناقصه
که بران ایمان آورده ایم و این لحاظ را پرداخت و چون ذہنی گویند در وقت
ذکر حرکت در زبان و بدن پیدا نشود و در تمام اوقات بر این ذکر مواظبت
نمایند تا دل جاری شود پس از لطیفه روح که محل آن زیر پستان راست
بفاصله دو انگشت است ذکر نماید پس از لطیفه سر که محل آن برابر پستان
چپ که مائل بوسط سینه بفاصله دو انگشت است ذکر نماید باز از لطیفه خفی که
محل آن برابر پستان راست است بفرق دو انگشت مایل بوسط سینه ذکر

کند باز از لطیفه اخفی که محل آن در عین وسط سینه است ذکر نماید تا آنکه لفظ
خمس جاری شوند بگذرد باز از لطیفه نفس که محل آن در وسط پیشانی است
و از لطیفه قلبیه نیز ذکر اسم ذات معمول است۔

دوّم ذکر نفی و اثبات است طریقتش آنکه اول نفس خود را زیر ناف بند
کند پستری زبان بکام چسپاند و بزبان خیال کلمه لا را از ناف تا بدماغ
رساند لفظ اله را بردوش راست فرود آورده لفظ الا اللّٰه را بر دل ضرب
کند بوجهیکه اثر ذکر بطائف خمس رسد و لفظ محمد الرسول اللّٰه در وقت
نفس گذاشتن بخیال بگوید شرط است در ذکر لحاظ معنی که نسبت بهیچ
مقصود بجز ذات پاک و معنی لازم است هر لفظ را پس لفظ بی معنی
منصور نشود۔

و نیز از شروط است در وقت نفی نفی هستی خود و جمیع موجودات و در
وقت اثبات اثبات ذات حضرت حق سبحانه ملحوظ داشتن اگر چه نفی
متعلق بتمام مقصودات شده اما لحاظ را وسعتها است۔

و نیز از شروط است در هر دو ذکر بعد چند بار بزبان دل بکمال خاکساری
و نیاز مندی مناجات و التجا نمودن که خداوند مقصود من تویی و رضائے
تو ترک کردم دنیا و آخرت را از برائے تو محبت خود و معرفت خود داده اگر
طالب صادق ضعیف باشد ترک کردم دنیا و آخرت را بگوید والا هر دو
جمله را گفتن لازم گیرد۔

و نیز شرط است توجّه بقلب بے آنکه شکل صنوبری دل یا نقش اسم
ذات در تصور آرد و این توجّه را وقوف قلبی گویند و این توجّه قائم مقام
ضرب است که در طرق دیگر در ذکر شایح است۔

و نیز شرط است توجہ بذات الہی داشتن نگران بجهت فوق باشد
 کہ بذات الہی نگران متوجہ و منتظر فیض است رعایت بجهت فوق بیاس
 ادب است کہ اللہ تعالیٰ فوق ہما شیاو است بلکہ وقوف قلبی و توجہ
 بمبدء فیاض از ارکان ذکر و طریقہ کلیہ است کہ حصول نسبت حضور بے این
 دو رکن محال است۔

و نیز شرط است دل را از خواطر و وسوسہا باز داشتن بجز و خطور خطرو
 دل را لگاہ باید داشت تا خواطر استیلا نیابند و این را نگہداشت گویند
 حبس و حصر نفس در ذکر مفید است شرط نمیت حرارت قلب و شوق در وقت
 قلب و نفسی خواطر و ذوق و محبت از فواید حصر نفس است و می تواند کہ موجب
 حصول کشف باشد و در ذکر نفسی و اثبات رعایت عدد طاق معمول است
 لهذا این را وقوف عددی گویند فرمودہ اند کہ وقوف عددی سبق اول است
 از علم لدنی باین معنی کہ حصول کیفیات و علم آن و کشوف و اسراء و دریا
 آن ہمہ ازین ذکر است و این ذکر ماثور است از حضرت خضر علیہ السلام
 با رعایت حبس نفس پس اگر در یکدم تابست و یکبار رسا بندہ است و
 فایده بر آن نشدہ عملش باطل است در طریقہ محسوب نیست از سر گیرد و
 شروط را نیک احتیاط نماید۔

طریق و ہم مراقبہ است و آن نگہبانی دل از خواطر و نگرانی فیض الہی
 است بیواسطہ ذکر و بے رابطہ مرشد باید کہ در جمیع اوقات بہ نیاز و
 شکست تمام متوجہ ذات الہی باشد تا توجہ الی اللہ بے مزاحمت خواطر ملکہ
 دل گردد و این لحاظ ذات تقدس و تعالیٰ و دوام توجہ مستم اعلائے ذکر است
 کہ مقصود اہم از اذکار حضور مسمیٰ مطلوب است بحضور اسم کہ آن واسطہ

است حصول مطلوب را میفرمایند مراقبه اقرب است بجزبه از نفسی و اثبات
از دوام مراقبه بمرتبه وزارت توان رسید اثرات بر خواطر و تصرف در ملک
ملکوت از مراقبه است اما ملکه مراقبه بے کثرت ذکر و صحبت ارباب جمعیت
دشوار است۔

طریق سیوم استفاده از صحبت صاحب کمال است که بسین توجه و اخلاص
او دل از غفلت پاک گردد و بجا ذب بجزت او انوار مشاهدہ الہی بر دل درخشیدن
گیرد در حضورش بر رعایت ادب و رضائے خاطر در غیبت بنگاہ داشت تصور
او فیض یاب شود گفته اند کہ این امر تمام ادب است و ایچ بے ادب بخدا
نرسد من فیتم الرب الا ذنی لم یصل الی الرب الاعلی۔

میفرمایند این طریق موصل تر و آسان تر است از طریق ذکر و طریق مراقبه
و این را ذکر رابطہ گویند پیر کسے ہست کہ ظاہرش با تلبع سنت آراستہ باشد
و باطنش از التفات ماسوا پیراستہ در صحبت او باطن از نقوش ماسوا صفا
بہت او دل متوجہ جناب کبریا گردد اما ظہور تاثیر بمقدار سعی و اخلاص است
و بتدریج تاثیر و تاثیر زیادہ میشود۔

بہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ۛ ورتو نر مید زحمت آب گلن
ز نہار ز صحبتش گریزان می باش ۛ ورنہ نکند روح عزیزان بجلت
معتبر و تاثیر حصول جمعیت خواطر و توجہ بجناب الہی و انجذاب قلبی است تقریباً
کہ علامت حزن و حجب است و ظہور گرمی و حرارت اگر چه مفید و ذوق افزا
اما در قرن اول نبود۔

بدانکہ مفید تر و معمول در طریقہ شریفیہ سنت کہ طالب ہر گاہ خواہد مشغول
شود اولاً چند بار توبہ و استغفار از معاصی نماید و مرگ را حاضر داند پس

صورت در پیشے کہ ازو طریقہ ذکر یافتہ رو بروئے دل خود باوہ تمام حاضر
نماید تا جمعیت و کیفیت پیدا آید باز بذكر بشرائط آن مشغول شود اول باسم
ذات کہ موجب حصول حرارت و شوق است پس نفی و اثبات و اگر دل
از حصر نفس مانده شود بجمع نفس ذکر کند و در ذکر و مراقبہ توجہ باحدیت صرفہ
حضرت ذات نماید ذکر بے توجہ و سوسہ بیش نسبت ذکر تہلیل زبانی اگرچہ
تا حصول ملکہ حضور معمول نیست لیکن بشرائط مذکورہ نیز مفید است کثرت
ذکر می باید و دل بے ذکر کثیر نمی کشاید هیچ وقت از اوقات بے ذکر و
توجہ و نیاز بجناب الہی نگذرد و در انجمن و ملاقات مردم نیز بذكر آگاہی
مشغول باشد فیض حق ناگاہ برسد لیکن بر دل آگاہ برسد

بک چشم زدن غافل از ان ماہ نباشی

شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی

ایں حالت را خلوت در انجمن گویند القوی کابین باین۔

بدانکہ از تعلق خاطر بما سوئی او رسوخ ذمائم در باطن سدرہ در فیض می
افتد پس بکلمہ لافنی آن باید نمود مثلاً برائے زوال حسد لاله نسبت حسد
در من الا اللہ مگر محبت خدا باین لحاظ کثرت نفی و اثبات و تصریح بجناب
الہی برائے ازالہ آن نماید تا آنکہ ذمیمہ زایل گردد و ہم چنین ہر مانع را از باطن
ازالہ کند تا تصفیہ و تزکیہ حاصل شود و رزقش این مشغول قسمے است از سفر و
وطن ذکر است کہ موجب حصول فنا و بقا است ذکر است کہ موصل بجد است

۵ ذکر گو ذکر تا ترا جان است

یا کی دل ز ذکر بزدان است

وَ اذْکُرْ وَاللّٰهَ کَثِیْرًا الْعَلَمَ تَفْصِحُوْنَ چون کیفیت در ذکر حاصل شود بحفظ

کیفیت پردازد و چون مستور شود باز بر سر ذکر رود تا آنکہ کیفیت و حضور ملکہ گردد ہر گاہ بندہ قبول میرسد نسایم فیوض و نفعات رحمانیہ بہتر از می آید و گاہ گاہ وارد فیض ناگہان دل رامی رہاید و یستی رو نماید چون این حالت تواتر و تکاثر نماید امید و دام حضور و حصول فنا است ۵

وصل اعدام گر توانی کرد : کار مرداں مردوانی کرد
بمصول و دام حضور طالب بحقیقت ذکر فانیں گردد و پیش ازین صورت ذکر
بودنہ حقیقت آن این حالت را اندراج نہایت در بدایت گویند و حصول
ایمنی طالب را درین طریقہ مانند اخذ ذکر و اشغال است در طرق دیگر از مشا
حصول این حالت موقوف بر قوت توجہ مرشد است کسے راز و دترو کسے را بہ
دیر حاصل میشود و نزد قدیمائے این طریقہ علیہ علیہم الرحمۃ لطائف عبارت از درجائے
استیلا، حضور است حضور حق اگر با حضور خلق برابر بود ذکر قلب گویند و حضور
حق اگر بر حضور خلق غالب است ذکر روح و اگر حضور حق با غیبت از حضور خلق
است ذکر سر و اگر حضور حق با غیبت از خود حضور خلق است ذکر خفی ۵
فیض روح القدس از باز مد فرماید : دیگران ہم میکنند آنچه مسجما میکرد
و نزد حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ ہر لطیفہ جدا است و سیر و سلوک و فنا و
بقاء و علوم و معارف ہر یک از ان جدا است لہذا آنحضرت رضی اللہ عنہ طالبان
راہ حق را تہذیب و تسلیک لطائف جدا میفرمودند۔

می فرمودند این طریق کہ مادر صد و قطع آنیم ہمگی ہفت گام است پنج از ان
در عالم امر و در ان در عالم خلق می افتد و دو قدم گفتن باعتبار عالم امر و عالم
خلق است اما فرزندان ایشان قدس اللہ اسرارہم بعد حصول فنا تے قلب
تہذیب لطیفہ نفس مقرر نموده اند کہ در ضمن سلوک قلب و نفس این چہار لطیفہ

را نیز فنا و بقا حاصل میشود و درین وقت همین محمول است که اهل طلب فرصت
 نیست و کار دیگر در پیش است میفرمایند که چون سالک بدل خود متوجه شود و
 دل خود را بحق سبحانه جمع یابد این حالت دوام حضور است و حضور حاصل است
 اگر چه علم بحضور در تمام اوقات حاضر نیست چنانچه علم بحضور نفس خود در وقت اشغال
 بامور کم میشود و علم است و علم علم نیست لیکن چون دوام بے خطرگی و دوام کیفیت از
 کیفیات قلبی و دوام نگرانی و انتظار کائنات تراه در حالت بیداری و خواب در
 سخن گفتن و غضب راندن و در جمیع اوقات لازم قلب شود و حضور بے غیبت
 مانده گردد معتبر در دوام آگاهی نیست و انبساط یاد و اثرت و غیر ازین همه پنداشت
 این حالت را عین الیقین گویند

تا دوست بچشم سرنه بینم هر دم : از پائے طلب کجا نشینم هر دم
 گویند خدا بچشم سرتوان دید : آن ایشان اندمن چنینم هر دم
 این رباعی اشارت است بحالت مذکوره اما از غلبه حال فرق در رویت بصر
 و مشاهده بصیرت نمی تواند کرده الا رویت الهی سبحانه بدیده سرور دنیا واقع نیست
 بعد از آن مراقبه محبت و هو معکم انیم انکم و ذکر تبسّل زبانی میفرمایند و این
 مراقبه در ولایت معنوی کنند که ولایت اولیا است رحمة اللہ علیهم درین ولایت
 سیر در ظلال اسماء الهی است و مقام حصول جذب است در نیجا جذبات و غلبات
 نیست و طیش و شوق و آه و نعره و رفت و گریه و فوق و وصول و پامنت مقصود
 و دید سلب نسبت افعال از عباد و توحید فعلی و تجلی برقی و شهود و عدت در کثرت
 و دیگر حالات انس و وحشت و بیجان حیرت نقد وقت میشود و سر معیت و احاطه
 اگر دیده بصیرت بدینا است مکتشف میگردد و الا بوجدان خود معیت حق سبحانه
 بدرک میشود و کما لا یخفی علی ارباب هدین الاولیاء الثابتین لهم فی الخارج

لَا الْمُحْصَلَةَ فِي الْخِيَالِ ۵

خواجہ پندار دے مرے واصل است : حاصل خواجہ بجز پندار نیست
استغراق و سکر وستی و قطع علاقہ علمی و حسی و جہل و نسیان ماسوا و سلامت
قلب کہ خطرہ ہرگز در دل نفوذ نکند دست دہد و فنائے قلب کہ عبارت از
دوام بلیثعوری از ماسوا است حاصل آید ۵

کے بود خود ز خود جدا ماندہ

من و تو رفته و خدا ماندہ

فنا را چہار قسم گفتہ اند اول فنائے خلق کہ امید و بیم از ماسوا منتفی شود
دویم فنائے ہوا کہ در دل آرزوئے بجز ذات مولیٰ نہ ماند سیوم فنائے ارادت
کہ صفت بالیت و خواست از سالک زایل گردد چنانچہ از اموات چہارم
فنائے فعل کہ *بِي يُبْصِرُ وَبِي يُسْمِعُ وَبِي يُنْطِقُ وَبِي يُبْطِشُ وَبِي يُمِشِي وَبِي يُعْقِلُ*
نقد وقت گردد ۵

علم صوفی عین ذات حق بود : علم حق او خود صفات حق بود
علم حق در علم صوفی گم شود : راین سخن کے باور مردم شود
رسیدن بمقام ولایت بغير حصول مقامات عشرہ کہ توبہ و انابت و زہد و فنا
و ورع و شکر و صبر و توکل و تسلیم و رضا است متصور نیست کہ درین مقامات اگر
قدم گاہے راسخ نشود باسے گذر گاہ خود ضرور است کہ درین خاندان نسبت
اجمالی و جذبی است حصول این مقامات بتفصیل در سلاسل دیگر است کہ سیر
در آنجا تفصیلی و سلوکی است۔

بدانکہ از کلام اکابر متقدمین این طریقہ شریفہ قدس اللہ سرار ہم کمال عبارت
از رسوخ ملکہ حضور و حصول فنا و بقا معلوم میشود و میفرمائید آخر کار انتظار است

پس اگر طالب بدوام حضور و وسعت نسبت قلبی مشرف شود و حضور جہات
سنہ را احاطہ نماید و توجہ باشد بے کیف و برہمین بس نموده پرداخت آن
نماید بدرجات حضور کہ بیان کردہ شد البتہ برسد و از دوستان خداست
مستغرق در پائے وحدت و قابل اجازت طرفیہ۔

اما در طریقہ علیہ مجددیہ تا بفنائے نفس و کمالات ولایت کبریٰ نرسد
اجازت مطلقہ نمی شود در فنائے قلبی خطرہ از دل برود اما از دماغ ریزان
شود و بعد فناء نفس از دماغ نیز منتفی گردد و بعد زان در ادراک خطرہ کہ
از کجای می آید حیرت است انتقالے خطرہ از دل و دماغ پیش ارباب عقل
معقول نیست لیکن طرفیہ دوستان خدا و رائے نظر و عقل است پس بعد
تمام شدن معاملہ قلب تہذیب لطیفہ نفس کہ محل آن پیش حضرت مجدد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ پیشانی انسانست معہود است و علم بتمامی مقام قلب کہ ولایت
صغری است ارباب کشف و معرفت را آسان است اما اہل وجدان فوق
رابا لہام و القا از جناب الہی یا حضرات مشایخ رحمۃ اللہ علیہم معلوم میشود
توانند کہ آثار آن حصول وسعت و انوار نسبت باشد گویا سینہ از انوار ہم
چو پیالہ پر از آب لبریز گردد و وجہت فوق کہ در توجہ نگرانی متوہم می شود
مستور شود و بساطتے در حضور پیدا آید و العلم عند اللہ۔

اینجا مراقبہ اقربیت حضرت ذات نوح اقرب الیہ من حبیب الوریث
می نمایند و ذکر تہلیل بشر الط آن ترقی می بخشد و حضور و نگرانی و عروج و نزول
و جذبات چنانکہ در مقام قلب بود درین جا نیز نقد وقت می شود بلکه انجذاب
تدریجاً تمام بدن را در می یابد و بدن مشمول انوار نسبت می شود و کیفیات عالیا
اینجا نسبت بمقام قلب بے مزہ و کم حلاوت است اما چون درین نسبت

قوتی پیدا شود حالات سابقه فراموش گردد و مورد فیض اینجا بالا اولیت لطیفه
نفس است این مقام را ولایت کبری گویند که ولایت انبیاء است علیهم
الصلوات والسلام.

این ولایت علیہ متضمن سه دائره و یک قوس است نصف سافل
دائره اولی مشتمل اسما و صفات زائده و نصف عالی متضمن شبونات و
اعتبارات ذاتیه است و دائره ثانیه متضمن اصول آن و دائره ثالثه متضمن
اصول آن اصول و قوس متضمن اصول اصول آن اصول است این اصول
سه گانه اعتبارات اند و در حضرت ذات که مبادی صفات و شبونات شده
اند

رُئے جاناں را نقاب اندر نقابے دیگر است

ہر حجابے را کہ طے کردی حجابے دیگر است

فنائے حقیقی و حقیقت اسلام و شرح صدر و مقام دوام شکر و رضا کہ چون
و چرا بر حکم قضا بر می خیزد و در قبول تکلیفات شرعیہ احتیاج دلیل نمائندہ و استدلالی
بدیہی گردد و اطمینان از شورشہائے مقام جذبہ و قوت یقین بمواعید الہی و
استہلاک و اضلال چنانچہ برف در آفتاب میگدازد و توحید صفائی و انتفاء
انا کہ وجود و توابع وجود را منسوب با دسبحانہ یا بدو در اطلاق لفظ انا بر خود
مساحت نتواند کرد و متمم داشتن نیات و دید تصور کہ بغیر شکر و منقصت در خود
نہ بیند و تہذیب اخلاق کہ حاصل سلوک است و تزکیہ از ذایل حرص و بخل
و حسد و حقد و کبر و حب جاہ و عجب و غیرہ درین مقام بلند دست دہد و
تایار گرا خواهد و میلش بکہ باشد

در دائرہ دویم و غیرہ نگرانی و توجہ کہ متوسل ہمیشہ بدرک نمیگردد کہ نفس صاحب

توجہ فنا یافتہ نگران کہ باشند درینجا مطمئنہ بر تخت صدر ارتقائی نماید و انجذاب صدر را درک میشود درینجا مراقبہ حضرت ذات من حیث المحبۃ یحبہم و یحبونہ تا ولایت علیا می نمایند تعبیر از مقامات قرب کہ مرتبہ بیچونی و تنزیہ حاصل است و در عالم مثال مشہود میشود بدائرہ مناسب دیدہ اند و الآجائے کہ خداست دائرہ کجا است۔

بعد تمام شدن ولایت کبری و سیر در اسم ہوا الظاہر سیر و سلوک در ولایت علیا است کہ ولایت ملاء اعلیٰ است علیہم السلام در این ولایت کار بخواہر تلتہ سوئے عنصر خاک افتد درینجا مراقبہ ذاتی کہ مسمیٰ ہوا الباطن است می نمایند و ذکر تہلیل و صلوات نافلہ درینجا ترقی می بخشند و توجہ و حضور و عروج و نزول عناصر تلتہ را بہم میرسد و گاہی بدن مانند یک چشم نگران درک می شود و در وقت سلطان الاذکار کہ مبتدیان را حاصل میگردد و بدن را صفائی دست داده بود آن صفا دیگر است و این تصفیہ عناصر دیگر حالات و کیفیات اینجا با لطافت و نزاکت است و وسعتی عجیبہ در باطن پیدا می شود و مناسبی با ملاء اعلیٰ حاصل می گردد و می تواند کہ ملائکہ کرام ظاہر شدن گیرند و اسرار کہ لائق ستر و خفا است درک گردد۔ **عَنِیْثًا لِارْتَبَابِ النَّعِیْمِ لِعِیْمِهَا** بعد حصول سیر اسم ہوا الظاہر و اسم ہوا الباطن دو جناح برائے سیر بسوئے مقصود کہ ذات بخت است حاصل می شود۔

پس بانجام رسانیدن معادلہ ولایت علیا اگر فضل الہی شامل حال شود سیر در کمالات نبوت واقع خواهد شد و آن عبارت است از دوام تجلی ذاتی بے پردہ صفات و اسماء درین مقام شگرف کہ قطع یک نقطہ درینجا بہتر از جمیع مقامات ولایت است حضور بے جہت می شود و نگرانی و توجہ ہائے سابقہ و طیش طلب

و بی تابی شوق زائل می شود و بر لختین دست میبرد و دست حال و مقام و معرفت از اینجا کوتاه است لا تدرکة الا بصار بر صدق حال گواه است
 بطراز دامن ناز او چرخ خاکساری مارسد

نزد آن مژده به بلندی که بگرد سر مه و عارسد

در اینجا یافت و ادراک علامت نارسائی است نکارت و جهالت نسبت
 و وصل عریان حاصل می شود و وصول است حصول نسبت

انصاف بے تکلیف بے قیاس

هست رب الناس را با جان ناس

صفائے وقت و حقیقت اطمینان و اتباع هروی لما جاء به المصطفى صلى الله عليه
 وآله وسلم و کمال وسعت نسبت باطن و بے کیفیت و یاس و حرمان دست می
 دهد معارف و حقایق اینجا شراخ است و بس که این مقامات انبیاء است علیهم
 السلام و تابعان را به تبعیت و وراثت حاصل شده توحید و جود و شهودی
 از معارف و ولایت بود در راه می ماند اما عروج و نزول و جذبات لطیفه
 خاک را با الاصله و به تبعیت لطائف ثلاثه را میسر می شود مورد فیض در اینجا
 با الاصله لطیفه خاک است و به تبعیت تمام بدن.

در اینجا مراقبه ذات بحت معرا از جمیع اعتبارات و حیثیات سابقه نمایند
 و تلاوت قرآن مجید و طول قنوت در نماز و کمالات ثلاثه و حقائق سبعة و
 جز آن که من بعد پیش خواهد آمد ترقی می بخشند همیں بی رنگیها و لطافتها در پیش
 می آید که این مقامات بلند درجات و امواج بحر نامتناهی ذات بحت الهی
 است جل جلاله در کمالات رسالت و کمالات اولوالعزم و حقائق سبعة
 و جز آن مورد فیض هدایت و هدانی سالک است که بعد تنویر و تکمیل لطائف

عشره حاصل شده و عروج و نزول و انجذاب نصیب تمام بدن است
 و این کار دولت است کنون تا کرا رسد

از کمالات رسالت و کمالات الوالعزم چیزهای نوشته نشد و حقیقت کعبه
 عبارت از ظهور سر اوقات عظمت و کبریائی ذاتیه الهیه است و حقیقت
 قرآن عبارت است از مبدء وسعت بیچونی حضرت ذات و حقیقت صلوة
 عبارت از کمال وسعت بیچونی حضرت ذات فرموده اند از کلام حضرت
 مجد و قدس سره استفاد میشود که معبودیت صرفه که بعد از حقیقت صلوة مشهور
 بود بیچونی صرف ذات بود که از ان نصیبه بمقبولان برسد و بر آن داخل ائمه
 قیومیت می شود و از ذاتی که قیام جمیع حقایق امکانی بآن تواند بود بهره
 می یابند مقامات عابدیت و سیر قدمی و سلوک بانتهائے این حقایق تمام
 میشود و بعد از ان معبودیت صرفه است و پس -

و اینجا سیر قدمی متنوع گفته اند و سیر نظری جائز داشته مقام خلقت حقیقت
 ابراهیمی است علیه السلام و آن مقام است پس شگرف کثیر البرکات انبیاء
 درین مقام تابع اند حضرت خلیل را و حبیب الرحمن علیه و علیهم السلام بامر
 فَاتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مَا مَرَّ اَسْرًا لَهَذَا وَرِصْلَةٌ وَبَرَكَاتٍ مَطْلُوبَةٌ خُودًا
 تشبیه میفرماید لصلوات ابراهیمی علیه السلام اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ
 مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ از اینجا
 در باب خیر و برکت این مقام عالی را مرکز این مقام محبت صرفه ذاتیه حقیقت
 موسوی است علیه السلام و بسیارے از پیغمبران بمتالبعثت او باین مقام رسیده
 اند و در قرب و معیت ممتاز اند علیه السلام این مرکز بتدقیق نظر کشفی
 دایره عظیم می نماید و مرکز این دایره محبت و محبوبیت متزجین حقیقت

محمدی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا دو مہم اسم مبارک محمد بر این محبت و محبوبیت
اشارہ میفرماید و نیز درین مرکز کہ بغور نظر رفتہ می شود مثل دائرہ رفیع الشان
بنظر می آید مرکز این دائرہ محبوبیت صرفہ ذاتیہ حقیقت احمدی است صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مہم اسم مقدس احمد ازین معنی رمنے دامی نماید۔

بدانکہ این عظمت و کبریاء و این وسعت و این محبت و درجات آن می
تواند کہ در نفس حضرت ذات باشد کہ حصول این مراتب بعد تحصیل تجلیات ذاتیہ
و کمئیہ کہ در کمالات نبوت حصول میشود و پیش می آید با عظمت و وسعت بود
و محب و محبوب خود شدن تحقیق آن موقوف بر اصناف غیر نیست محض وجہ
و اعتبارات است مرتضیٰ ذات حق را تعالیٰ و تقدسات و نیز مقتضای
محبت کہ در سیر ظلال و صفات پیدا شود اذواق و اشتیاق قلبی است و محبتی
کہ در این مقامات محض بفضل الہی دست دید موجب کمال اطمینان و وسعت
و بی رنگی باطن و ارادہ طاعت و استوائی ایلام و انعام محبوب می گردد چنانچہ
شہادت و جہان اہل وصول این مقامات مصداق این معنی است حصول
این معنی در کمال مقامات سافلہ نیز می شود فارق قطع و خاصہ این مقام
چہ باشد بلکہ انصاف آن است کہ ہر مقامی را آثار خاصہ کہ مطلقاً در دیگرے
حاصل نشود ہمہ را کہ در آن مقام شامل باشد و بان استدلال بر حصول
آن مقام توان کرد نسبت توقع آن ہم نباید داشت و اگر از صفات اضافیہ
باشد و آن در اول درجہ ولایت کبریٰ گذشتہ رجعت ہفتقرمی لازم
می آید فتاویٰ۔

بالجملہ حقیقت محمدی و حقیقت احمدی با حضرت ذات نزدیک تراند
و آن حضرت رئیس محبوبان گشت و تابعان او خیر الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّهُ وَاتِّبَاعَهُ وَتَسْفَاعَتَهُ وَدِينَاكَ وَرِضَانَهُ لِبِعْدِ حُبِّ

صِرِّ وَلَا تَعِينِ اسْتِ كَه سِيرِ قَدَمِي زَانِجَا كَو تَاهِ اسْتِ دَسِيرِ نَظَرِي رَوَا.

بدانکہ نزد حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعین اول تعین حبیب است و مرکز آن

تعین حبیب باعتبار محبوبیت ذاتیہ حقیقت احمدی است و تعین روحی آنحضرت

است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و باعتبار محبوبیت و محبت منزه جنین حقیقت

محمدی است و تعین جسدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و باعتبار محبت صرفہ

حقیقت موسوی است و تعین موسیٰ ملیہ السلام و محیط آن مرکز کہ مثل دائرہ

است در صورت مثالی غلت است و آن حقیقت ابراہیمی است علیہ

السلام.

و تعین ثانی تعین وجودی است و مانند ظل است تعین اول را تعین حضرت

ابراہیم است علیہم السلام و مبدء تعین ہر پیغمبر کے و رسولے حصہ است از حصص

این تعین وجودی و از امتاں نیز اگر کسی را برکت متابعت انبیاء علیہم الصلوٰت

والتسلیماں درین تعین وجودی نصیبے باشد و حصہ یا نقطہ آن تعین مبدء تعین

آن کسی بود مجوز است بکہ واقع ملائکہ علیہم السلام نیز مبادی تعین

در ہمین تعین وجود است و حقیقت امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

عنه کہ مبدء تعین او است بے توسط امرے ظل حقیقت محمدی است صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم بر نہجے کہ ہر چہ در ان حقیقت کاین است بطریق تبعیت و وراثت

در ان ظل ثابت از بیجا است کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ضمنیتہ کبرے

داشتند کہ از کمال محبت و معیت در ضمن حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سیر مقامات قرب میفرمودند مَا صَدَّبَ اللَّهُ فِي صَدْرِي شَيْئًا إِلَّا

صَبَّبْتُهُ فِي صَدْرِي بِكَرَامِي وَ اِسْمِي مَرْتَبَةً عَالِيَةً شَيْخُ الشُّيُوخِ حَضْرَتِ مُحَمَّدِ عَابِدِ

رضی اللہ عنہ را بہ تجریت و وراثت حاصل شدہ بود و حضرت شیخ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ حضرت ایشان ما را رضی اللہ عنہ بضمینت خود ممتاز فرمودہ اند
 چنانچہ روزے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ فرمودند کہ اللہ تعالیٰ امشب ما را
 بہ نسبت تازہ سرفراز فرمودہ است حضرت ایشان ما بعرض رسانیدند کہ
 از فلاں وقت این نعمت عظمیٰ کرامت کردہ فرمودند آری شما ضمیمت دارید
 شمارا نیز باین دولت سرفراز فرمودہ اند سبحان اللہ زبے قبول و صحت
 کشف و ادراک حالات و مقامات و حقائق انبیاء کرام علیہم السلام
 کثرت در دو بار زخیت روح مبارک پیغمبرے کہ با حقیقت او اتصالے
 بہر سیدہ ترقی افزا است **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِيبِكَ وَابْرَاهِيمَ**
حَبِيبِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ یا درودے کہ در شہد معمول است تا سہ ہزار
 و در سازد درین مقامات انوار نسبت و ارواح طیبہ آن اکابر علیہم التسلیمات
 ظہور کند و در ایمانیات قوتہا بفرزاید۔

بدانکہ این ولایات ثلثہ و این کمالات ثلثہ و حقائق سبوعہ و دیگر مقامات
 کہ نمی ازان دریا درین قرطاس تراوشے یافتہ ہمہ متوسلان این خاندان
 شریف را مدیونیت بعضے بولایت قلبی بلکہ در دائرہ امکان و بعضے
 بولایت کبریٰ و قلبی بکمالات ثلثہ و نادری بحقائق سبوعہ و جز آن فائز
 می شوند ازین است کہ در حالات و تاثیرات این عزیزان تفاوتہا
 کہ حالات و علوم بہر مقام جدا است چنانچہ نمونہ ازاں تحریر یافتہ۔

بالجملہ در ولایات خصوصاً در ولایت قلبیہ تاثیر و حالات با ذوق و
 شوق و حرارت ظاہر شود و در کمالات نبوت و حقایق سبوعہ جمعیتے با صفا
 و لطافت بیرنگ پیدا گردد کہ در نیجا تجلیات ذاتیہ بے پردہ اسما و صفات

ظہور وارو کمالاً یخفی علی اہلہا و تفصیل این مقامات و معارف در مکتوبات
حضرت مجدد مذکور است رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بالفعل درین کمالات ثلثہ
و این حقائق سخن نمودن رسمے بیش نیست استعداد کجا و کرا لیاقت این
مقامات بلند است ۵

نہ ہر کہ سر تبرا شد قلندری داند

نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندی داند

بشارات معمولہ این خاندان بے تحقق آثار و علامات آن در خارج

و باطن سالک مسموع و معتبر نیست ۶

مگر موشی بخواب اند شتر شد

آنچہ مشہور است کہ علم احوال ضرور نسبت مراد علم تفصیل احوال یا کشف
احوال است و اگر فرضاً عدم تغیر باطن از فرد و حالات باشد پس بخطرگی
و دوام نگرانی و فناء ہوا و فناء ارادہ و فناء انا ضرور است۔

حضرت ایشان ما رضی اللہ تعالیٰ عنہم میفرمودند قریب است کہ راہ
تسلیم جمیع مقامات مجددیہ مسدود شود و اشارہ بقرب انتقال خود فرمودند
فرمودند معلوم نیست کہ بر روی زمین کسے را قوت تسلیم تمام مقامات باشد
محمد احسان در روضۃ القیومیہ کہ در مناقب حضرات مجددیہ رضی اللہ عنہم نوشته
نیز نقل این معنی نمودہ پس جذبات و کیفیات دلیات و وسعتہا و بیہنگہیائے
کمالات نبوت و دیگر مقامات گواہ صدق حصول مقامات کافی است از
وہم و خیالی چہ میشود۔

بہ بشارات بے حقیقت مغرور ساختن و مردم را در غیبت انداختن چہ
فایدہ فائدہ نیست مگر ظاہر را با تبارع سنت اراستن و باطن را بدوام

حضور و توجہ بجناب الہی سبحانہ منور داشتند۔

درویشی چسبیت یکسان زلیستن و یکسو نگر لیستن

تا ز قید خود پرستیہا دے آسودے

ہمچو مظهر کاشن را ہے با خدا بونے مرا

اسرار توحید و جودی و احاطہ و سریان ارباب فناء قلب را کہ بتعمیر اوقات
بوظائف عبودیت و کثرت ذکر بتزبیت حضرات مشایخ بمقام جذبہ و سکر
وستی و غلبہ محبت و تخلی برقی مشرف شدہ اند پیش می آید اما توحید سے کہ
بمحض مراقبہ سریان و جود و ہمہ ادست و ہوا الموجود متخیل گردد استیلاء و اہمہ
بیش نیست از چیز اعتبار ساقط است و علوم توحید شہودی اہل فناء نفس
را کہ بعد حصول فناء قلب در غلبات انوار حق بانتقاء انا و توابع وجود شہلا
یافتہ اند کشف میشود و در کمالات نبوت و دیگر مقامات مجددیہ کہ دوام
تخلی ذاتی و تمام صحیح و ہشیاری است حقائق و معارف علوم شرایح است
و بس ارباب توحید و جودی عالم را بحضرت حق جل و علا نسبت انحاء و
عینیت ثابت کنند و اہل توحید شہودی نسبت ظہیرت مقرر نمایند و کسانیکہ
ازین ہر دو مقام گذشتہ اند کمالات نبوت بہ تعبیرت و وراثت رسید اند
از غایت تنزیہ مقصود را از اثبات ہر نسبت تبری فرمایند الا نسبت
مخلوقیت و مصنوعیت مَا لِلتُّرَابِ وَ رَبِّ الْأَرْبَابِ ایں معرفت ذوقی
و بداتی است نہ تقلیدی اما ظہور ایں اقسام علوم بر سائکے رامیہ نیست
ذَالِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ می تواند
کہ سائکے بولایات و کمالات نبوت فائز شود و ازین علوم او را بیچ نکشاید
ع نہ سلطان خریدار ہر بندہ الیت ۶ نہ در زیر ہر زندہ زندہ الیت

اما حاصل سیر و سلوک حصول فنا و دوام حضور و تذبذب اخلاق و اخلاص
تمام و رفع کلفت در ادا مئے احکام شرعیہ با دیگر حالات بے انگشاف اسرار
توحید و ست مبدیہ حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیر و سلوک نسبت
نقشبندیہ اختیار فرمودہ اند کہ بنور تشریح بسیار آراستہ است۔

و نسبت اسرار یہ کہ خواجہ احرار از آباء کرام خود دارند قدس سرہ
و منشاء اسرار توحید و وجودی است گذشتہ کہ در آن منزلت اقدام پیش
می آید و آنکہ درین وقت اکثر ارباب سلوک از ذوق و وجدان ہم بہرہ
تمام ندارند می توانند کہ از دوری زمان نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و قرب
قیامت و فتور استعداد باشد پس آنچه بزرگان دین از معارف بیان
فرمودہ اند ہمہ اش حق است ہر کس را آنچه پیش آمدہ و نمودہ است تفاوت
در معارف از جهت اختلاف در مقامات الہیہ راہ یافتہ معاذ اللہ کہ
کذب را مدخلی باشد تا کہ کسی تکذیب صدیقان نماید اما تغلیط و جوہر اہل
توحید شہودی را چنانکہ گویند رَعِمَتْ طَائِفَةٌ اَنَّ التَّوْحِيدَ شَهُودِيٌّ
لَا وَجُودِيٌّ فَمَا وَصَلُوا اِلَى حَقِيقَةِ الْمَقَامِ از عدم ظہور معارف مقامات
کہ در آنجا علوم توحید شہودی منکشف میشود و الا این مشرب صافی از ظاہر
نصوص روشن و بکشف کمل تابعان کہ از سرک شطیح برآمدہ از صحت ہشیاری
کہ مشرب انبیاء است علیہم السلام حظ وافر دارند مبرہن است بیج
شنیدی کہ کسی از صحابہ کرام کہ افضل از اولیاء عظام اند بہ ہمہ اوست
گویا شدہ باشد عبارات را بر مشرب خود فرود آوردن از غلبہ حال است
ہم چنین تطبیق معارف مختلفہ با ہم از قوت تاویل عبارات است تا

اختلاف از میان بر خیزد و الا انحاء مقتضیات متباینه مقامات مختلف چگونه صورت پذیرد و اگر عبارات بتاویل متحد نمایند حالات و اذواق مقامات متفاوت کے یکے می شود اگر گوئی ہوائے زمستان و تابستان در نفس ہوا یکے است برودت و حرارت ہوا متحد نتواند شد با این ہمہ علوم و معارف ہر مقام جداست و انوار و فیوض ہر مرتبہ جدا پس این ہمہ تطبیق از قوت ملکہ مقال بودنہ از غلبہ واردات حال و العلم عند اللہ۔

تخریر و تقریر سخن بزرگان در خور لیاقت این بے سر و سامان نیست۔

حرف درویشیان بدزد و مردودون

تا بخواند بر سیمی زان ضنون

اما از تعطیاتی کہ باحوال بزرگان دارد سخن چند از کلام عزیزان التقاط نموده

ع لعل اللہ یرزقنی صلاحاً

گر ندارم از شکر جز نام ہر : زان بسے خوشتر کہ اندر کام زہر
اگر طالبے یابد تکرار استخارہ موافق حدیث یا شہادت قبول قلبی بارہ
او ضرور است و درین افادہ جز اختراک در فیوض بکد بگر منظور نباشد تا فایدہ
بران مترتب شود بعد تمقین توبہ و استغفار ذکر اسم ذات میفرمائید و توجہ نمایند
دل خود را مقابل دل او نموده ہمست القائے ذکر کنند تا دلش ذاکر شود و
حرکت درو پیدا آید کسی کہ دلش متاثر نشود محض بوقوف قلبی پردازد ہم چنین
ہر لطیفہ خود را برابر لطیفہ او داشته توجہ القائے ذکر باید نمود ہر لطیفہ را
جدا جدا چہ روز توجہ نمایند تا لطائف سببہ بفضل الہی گویند کہ خدا

عہ منہا استخارہ ہم معمول است و شہادت قلبی ہم کافی است

گردد پس بزرگ نفعی و اثبات و مراقبه احدیت صرفه ارشاد نمایند و همواره بر دل
 او توجہ القائے انوار نسبت که از بزرگان رسیده است و جذبے بفرق
 نمود و باشند انشاء اللہ تعالیٰ در چند روز دل سالک نورانی گردد و
 درین ضمن دیگر لطائف نیز متلون بانوار میشوند رنگ نور قلب زرد و رنگ
 نور روح سرخ و رنگ نور سر سفید و رنگ نور خفی سیاه و رنگ نور
 اخفی سبز و رنگ نور لطیفه نفس بیرنگ است و ازین رنگها در و منعکس
 میشود و دیدن انوار مقصود نیست انوار بیرونی چه کمی دارد که کسی سعی
 برائے تماشا ئے انوار درونی نماید و منامات و واقعات جز مبشرات
 نیستند

نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم

چو غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم

از اجله واقعات رویت باری تعالیٰ و زیارت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ و آلہ وسلم اگر از شائبه و سم و خیال میرا باشد و جداستبانه حقیقت بموم
 آنکه لمعان انوار ذکر یا محبت و اخلاص یا مناسبت استعداد بجناب آنحضرت
 صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا رضاء مرشد یا نسبت باطنی او یا کثرت درود
 یا خواندن بعضی اسماء یا احیاء سنت یا ترک بدعت یا خدمت سادات
 یا تو غل بعلم حدیث بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متصور می
 شود پیدا رود که بشرف زیارت مشرف شده است و آنچنان نیست بلکه
 به تمی از ان دریائے رحمت سیراب شده ازین است که بصورت مختلف
 آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را می بیند اگر صورت مبارک که در مدینه منوره
 موجود است و صاحب شمایل آنرا بیان نموده بنیدالقیه سعادت نیست بزرگ

موجب ترقی در باطن و از دیار توفیق میشود و اول بویسم و خیالی خوش
 میشود و همبرین قیاس است زیارت ارواح طیبه مشایخ کبار رحمتها
 علیهم بهم چنین صحت کشف کونیا بسیار متعذراست معتقد و متخیل خود
 یا خبر مشهور که در مردم قرار یافته یا معامله عمر و بصورت معامله زید یا القای شیطان
 یا هوای نفسانی در مرآت خیال منعکس میشود و پندارد که صورت عمر در عالم
 مثال دیده است و گاهی از شروط وقوع امر معلوم نمیشود لهذا غلط واقع
 میشود -

پس راه رضا و تسلیم پیش گرفته متوجه بجناب احدیت باید شد و باین و آن
 نباید پرداخت و اَفَوْضُ امْرِئٍ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَبَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ و سعی
 باید نمود و جانے باید کند تا شاید مقصود از گوش باغوش برسد شهودی که
 جان را پیش از گرفتاری بیدن بود و در ظلمات جسمانی آنرا گم نموده پیدا باید
 کرد و کسی را که بعنایت کشف می نوازند انوار و سیر خود را بنظر بعینت مشاهده
 می نمایند و الا جمعیت خاطر و توجه بقلب و نگرانی بمبدء فیاض رفته رفته ترقی
 می یابد در چند مدت لطیفه قلب منور شده از قالب می بر آید از باب
 وجدان را جذب و کشش لطائف مدرک میشود که سلوک عبارت از رفتن است
 و رفتن متضمن است جذب را و چون لطیفه قلب از قالب بر آید کسی را
 از قلب بالا راه کشاده و کسی را مثل قبه نور مناره بالائے سراسر استاده
 دریافت میشود گاهی حالت عروج که دل را بجانب فوق کشان و گاهی
 حالت نزول که گویا قلب را بجهت تحت رواں می یابد تا آنکه تدریجاً لطیفه
 قلب را با اصل خود که آنرا قلب کبیر و حقیقت جامع انسانی گویند و بالائے
 عرش مجید است و اصل و متحد می یابد خیال نکنی که اینجا قلب را فنا حاصل شد

این از مغلطہ کشفی است تا اینجا نصف دائرہ امکان و سیر آفاقی تمام می شود
و نصف دیگر که عبارت از سیر در عالم امر است و بلا مکانیت موصوف هنوز
در پیش است۔

بعد اتمام دائرہ امکان و سیر در ولایت صغری قلب را صورت فنا حاصل میشود
کے کہ از غلطی کشفی رسیدن بقلب کبیر را حصول فنا و سیر در اصول لطائف را ولایت
کبری و فناے نفس اند ظاہر است کہ مستفیدان او را از کیفیات و جذبات و دیگر احوال
کہ در ولایت صغری پیش می آید و رسیدن باین ولایت شرط است وصول ولایت
کبری را چه حاصل خواهد بود محض بحمول در کوه ایام گذاری نموده اند فنا کو و ولایت
کجا اللہ تعالیٰ مراد ایشانرا بجزبات فصل عمیم خود بمقامات ارباب تحقیق رساند
آمین چون بجزبات عنایت الہی و توجہات مشابیح ہر دو قوس دائرہ امکان
تمام شود و دریافت تمامیت سیر موقوف بر کشف صریح یا وجدان صحیح است و
علامت آن حصول حالت دوام حضور است در بیداری و خواب یا بعضی از دیگر
کیفیات سیر در ولایت صغری پیش می آید و جذبات قویہ و دیگر حالات و اسرار نقد وقت میشود
نور این ولایت مشابہ بنور آفتاب است درین مقام چون بسخن قوتی پیدا کند قابل اجازت مقید میشود
و ولایت کبری کہ نور آن مشابہ آفتاب نیم روز است اجازت مطلقہ می فرمایند۔

فصل بعد حصول حقیقت فنا و بقا بر ہر خاطرے کہ متوجہ میشود اللہ تعالیٰ
آز اسرار انجام میفرماید پس برائے انتقالے توبہ بر کسے کہ بر شریعت استوار نیست
متوجہ حال او بودہ ہمت نمایند کہ ملکہ صلاحیت کہ نفس شمارا بتفضل الہی
را نسخ شدہ در نفس او حاصل شود ہم چنین چند وقت متوجہ باشند یا خود را
ہمان کس گنہ گار در خیال خود تصور نمودہ چند روز توبہ و استغفار نمایند
انشاء اللہ تعالیٰ بر شریعت ثابت گردد۔

و بحیثیت حل مشکلات آنچه مقصود است در لحاظ داشته ہمت نمایند تا مطلقاً
حاصل گردد مرین را صحیح و تندرست ملحوظ نموده ہمت نمایند یا قصد ازالہ
مرض فرمایند تا بفضل الہی شفا یابد۔

در یافت خاطر باطن غیر کسی را کہ صید دل بخطرہ با صفا حاصل است
چندان متعذر نیست بعد مقابل داشتن دل بدل غیر متوجہ بوجدان خود
شوند بہ خطرہ کہ در دل قرار گیرد خطرہ از باطن اوست۔

و خواطر کہ در باطن می آید بر اتمام است از چپائے دل بطول امل
و تسویف عمل و جرأت برگناہ و غرور مغفرت الہی خطرہ شیطانی است
و از راستائے دل بطاعت و ذکر و امر خیر خطرہ ملکی است و از
بالائے دل بخودی و خود آرائی و عار و ننگ خطرہ نفسانی است و از
فوق ہمہ بہترک ہمہ و ترک مقامات و حالات نیز خطرہ رحمانی است برائے
در یافت امور مغیبہ بعالم مثال و ملائع علی تطلع نمایند در غیبت یا در خواب
چیزے واضح خواهد شد اما حکم بعد تکرار تو جہات نمایند۔

برائے ادراک باطن اہل اللہ دل خود را از حالتے کہ دارد خالی تصور
نمودہ مقابل دل آن بزرگ دارند ہر حالتے کہ در باطن پیدا شود انعکاس
احوال شریفہ اوست اکثر از ارباب خاندان چشتیہ عمارت و شوق و از
بزرگان قادریہ صفا و لمعان و از اکابر نقشبندیہ بچودی و اطمینان مدرک
می شود و احوال بزرگان سہروردیہ مشابہت بحالات نقشبندیہ اردقوس
اللہ تعالیٰ اسرار ہمہ اجمعین۔

فیض نسبت اہل اللہ مثل نور خورشید کہ از روزنے می تابد یا مانند
ابری کہ محیط گردد یا مانند نسیم خنکے می زود یا مانند باران یا مانند آب روان

یا مانند چادر بار یک کہ تمام بدن را شامل گردو یا مانند شبنم لطیف مدرک
میشود۔

و اہل ادراک را احوال ارباب قلب بر قلب با ذوق و شوق و حرارت
محبت و نسبت اہل ولایت کبریٰ بر لطیفہ نفس نیز باطمینان و استہلاک
اضحلال ظاہر شود بلکہ تمام بدن را درگیر و نسبت ارباب کمالات نبوت
دیگر مقامات مجددیہ بلطافت و بیرنگی و وسعت تمام لطایف را محیط میشود
بلکہ از ادراک آن نزدیک است کہ نزدیکان دوری نمایند تا بدوران
چہ رسد

لہذا از غایت لطافت و بیرنگی از نسبت این خاندان شریف مردم
اعراض نموده طلب نسبتی کہ ذوق و شوق دارد و ناشی از مقام قلب و تجلی
افعالی است می نمایند و ندانند کہ این لطافتها از کجا است و حال آنکہ
در وسط رہ درین طریقہ آذواق و اشواق عجیبہ و جذبات غریبہ در پیش
می آید و احوال اہل این طریقہ استمراری است و کمال این طریقہ را در مقام
تجلی ذاتی دائمی بے پردہ اسما و صفات و درجات آن قدم گاہے است
را سخ پس بیرنگی و غایت لطافت و صف نسبت باطنی ایشان آمد کہ دست
ادراک ازان کوتاہ گشت نارسیدگان گویند کہ در صحبت ایشان صحبت
مائی و صفائی حاصل است و کسے را کہ درین طریقہ سیر بمرتبہ ظلال السماء و
صفات یا تجلی صفائی است البتہ تاثیر توجہ او با کیفیت تیز و قوت مدرک
شود و پندارند کہ باطن ایشان قوی است نے بلکہ رسیدگان بدوام تجلی ذاتی
در افاضہ فیوض و برکات شانے عظیم دارند و مستفیدان ایشان در اندک مدت
حرارت و شوق و حضور پیدا کنند *هُوَ الَّذِي حَمَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا*

۵ در نیابد حال پخته بریح خسام
 پس سخن کوتاه باید والسلام
 در طرق دیگر که از کثرت ذکر جهر و حس نفس و اشتغال سماع حرارت
 قلبی و ذوق و شوق اکثر ظاهر شود و کیفیاتی که در مقام جذب نقشبندید
 و حصول فنا حاصل گردد در هر دو قسم حالات فرقی است اینجا وسعت
 نسبت باطن و دوام حضور و کثرت انوار و برکات نقد وقت است و
 توحید حالی بے استیلائے و هم ظاهر شود و آنجا محض حرارت و تسبیح قلبی
 است که از بعض عوارض لاحق گردیده است اگر حالت توحید است از
 غلبه و اهمه و مراقبه توحید است اما اگر این نسبت شریفه بقنا و بقا برسد کسیر
 اعظم است در احیائے و لهائے طالبان راه خدا - ع

تایار کرا خواهد میلش بکہ باشد

بدانکه از کثرت مراقبه که آن عبارت از نگهبانی دل از خواطر و انتظا
 فیض الهی است در نسبت باطن عمیق و قوتی پیدا شود و از کثرت
 ذکر تمهیل که آن عبارت از نفسی هستی خود و هستی جمیع موجودات و اثبات
 هستی حق تعالی است با رعایت شروط مقررہ فنا و نیستی قومی گردد و
 از کثرت تلاوت قرآن مجید نورانیت و صفا و از کثرت استغفار و نماز
 تضرع و نیاز و از کثرت درود منامات و واقعات عجیبه ظاهر شود و اگر
 به نسبت فنائی خود متوجه شوی حالتی دیگر و اگر به نسبت بقائی خود توجه
 نمائی ذوق دیگر روئے نماید در وقت بسط حالت اگر چه بکسیر متغیر شود
 شکر پیش گیر و اندک بدان و در وقت قبض بعد غسل بآب سرد و الا بآب
 گرم دو گانه نماز و استغفار کنی و اگر قبض بزود باز غسل یا وضو بر وضو و

تضرع و التجا بایزد سبحانه نمائی تلاوت قرآن مجید بتزئیل و تذکر موت زیارت
گورستان کهنه و حضور در مواقع خیر و صدقه از احب مال و توجه برشتن واقع
قبض است از نغمه حرام قبض لے۔ علا و تی تاسہ روز و از نغمہ شبہ تا تحلیل
آن و از صغایر ذنوب تا وضو و ادای نماز می ماند و از تجلی هو القابض
رفع قبض بر ارادہ الہی است کوشش میکن و کشتائش را چشم میدار
عاشق که شد کہ یار بجالش نظر نکرد
اے خواجہ وردنیت و گرنہ طریقت

میفرمایند ہر کہ را ضبط اوقات بدوام ذکر و وظائف عبودیت و قناعت
بلا بد معاش نیست و از خدا غیر خدا سبحانہ میخواہد در راہ خدا ناقص است
و حضرت خواجہ بزرگ امام طریقہ خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ وظائف
او را در طریقہ خود را بر آنچه از احادیث صحیحہ ثابت شود قصر فرمودہ اند پس
اہل این طریقہ را از کمال اتباع سنت ناگزیر است وقت صبح با دعویہ
مالوثرہ بقدر مسیور باید پرداخت دہ بار و درود دہ بار استغفار و دہ بار
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و آیۃ الکرسی یکبار سورہ اخلاص و معوذتین سہ بار
بار سبحان اللہ و حمدہ صد بار و مت شام و نختن نیز بخواند پس بعد فاتحہ و
رجوع بار و اح طیبہ حضرات مشایخ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم بذكر و مراقبہ
مشغول شود و در وقت اشراق دو گانہ شکر نما و دو گانہ استخارہ باین
نیت بگذارد الہی از علم تو استخارہ میکنم کہ آنچه از مرادات روز و شب بارہ
من بہتر باشد مرا پیش آید و از سوء قضائے مرا نگاہدار و رضا بقضائے مرا
بعد زان بدرس کتاب و امور ضروریہ بپرداز و در وقت چاشت چہار
رکعت کہ در حدیث صلوة اللادین ہمین نماز ضحیٰ است انلے کان للادین

غُفُوراً پس اگر میسر شود قبوله نماید که مؤید قیام لیل است و وقت نیمی زوال
 چهار رکعت بطول قنوت بخواند بعد سجدت مغرب شش رکعت که بصلوة الاذان
 در مردم مشهور است و اولی لیل است و شب را اگر منبذاند تثلیث
 نمایند ثلث اول و آخر برائے ادائے حقوق مولی اجل و علا و ثلث وسط بحمت
 اشراحت نفس خود مقرر نماید و الا تزیع لیل از مهمات داند و پیر خواب
 کافی است نماز نهجد که آن بعد از خواب برخاستن است و مغلوب النوم
 را پیش از خواب هم جائز است و بے توقیق را وقت چاشت تدارک آن
 ضرور است دو از ده رکعت یاده یا هشت آنچه تواند بخواند در لیل قرات
 سوره یسین معمول است و الا سوره اخلاص بخواند وقت سحر دعا و استغفار
 و ذکر و مراقبه نماید اگر از ثلث شب بیدار شود بعد فراغت از اذکار اندک
 بخواب رود که آنرا خواب مشاهده گویند نماز صبح در اول وقت که ستارگان
 در خشان باشند بخواند و اورد که در احادیث ثابت شده و طیفه باید
 نمود و تلاوت قرآن مجید حافظ را در نهجد بهتر است و غیر حافظ قرآن بعد
 نماز اشراق یا نماز ظهر تلاوت بترتیل و تحسین صوت پردازد و بمقدار
 یک جزو یا زیاده مقرر نماید و اگر شوق و ذوق مطلوب باشد اندک هر مترو
 نماید کلمه تجید صد بار و کلمه توحید صد بار و درود صد بار بعد از نماز خفتن و الا
 هر وقت که میسر شود معمول هزار بار است هر قدر که تواند بخواند استغفار
 رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ صَدِّقُ
 سَابِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ صَدِّقُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 وَارْحَمْنِي وَلِوَالِدِيَّ وَلِوَالِدِيَّ وَلِوَالِدِيَّ وَلِوَالِدِيَّ وَ
 بیج بار بخواند

بدانکہ این نماز ما و تلاوت و اورا و بے حضور قلبی صحیح نیست لہذا فرمودہ اند
 سالک بعد ادا کے نماز فرض و سنن مؤکدہ بجز ذکر و مراقبہ نپرداز و تا کہ حضور
 ملکہ گردد و لہذا نفس و تہذیب اخلاق مشرف شود پس ہر وردے از او را و
 و امرے از امور معاش و درس و تدریس کہ پیش گیرد پیرداخت و قوف قلبی
 یا و اثرت لازم شناسد اما در علوم و فنیہ تو غل مضراست و شغل علم دینی
 ممد نسبت باطن فرمودہ اند خصوصاً علم حدیث کہ جامع است تفسیر و فقہ
 و علوم تصوف را بشرط توجہ بر دعائیت مقدس و مطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم و حفظ ادب کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم این چند فقرہ
 جامعہ رسم تبرک از کلام مبارک حضرت خواجہ عبدالخالق عجد وانی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نگزیریمہ سالکان است نوشتہ می شود اللہ تعالیٰ کاتب را
 نیز توفیق عمل بران کرامت فرماید ۔

نصائح حضرت خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ میفرمایند و صحبت کم
 نزالے سپرک من بعلم و ادب و تقویٰ در جمیع احوال بر تو باد کہ تفتیح
 آثار سلف کنی و ملازم سنت و جماعت باشی و فقہ و حدیث آموزی و از
 صوفیان جاہل پیرہیزی نماز بجماعت گذاری بشرطیکہ امام و مؤذن باشی
 ہرگز طلب شہرت مکن کہ شہرت آفت است بمنصبے مقید مشو و ایم گنام
 باش در قبالہا نام خود منویس بحکمہ قضنا حاضر مشو و صمان کسے مباحث بوضایا
 مردم در میا و بالوک و انبائے ایشان صحبت مدار خانقاہ بنا مکن و در خانقاہ
 منشین و سماع بسیار مکن کہ سماع بسیار دلرا بپیر اند نفاق پدید آرد و نیز
 بر سماع از کار مکن کہ سماع را اصحاب بسیار اند کم گو کم خور کم خرب از خلق
 بگریز چنانچہ از شیر بگریزند و ملازم خلوت خود باش با مردان و زنان

مبتدعان و توانگران و عامیان صحبت مدار حلال بخور از شبہ بپرسیز تا توانی
 زن مخواه که طالب دنیا نشوی و در طلب دنیا دین بسا و دہی بسیار منحد و
 از خندہ قہقہہ اجتناب کن کہ خندہ بسیار دل را بمیراند باید کہ ہمہ کس را بچشم
 شفقت نگری و بیچ فردی را حقیر نشمری ظاہر خود را میاراکہ آرایش ظاہر
 از خرابی باطن است با خلق مجادلہ کن از کسے چہ کسے مخواه و کسے را خدمت
 مفرما و مشایخ را بمال و تن و جان خدمت کن بر افعال ایشان الکار منما کہ
 منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد دنیا و اہل دنیا مغرور مشو باید کہ دل تو
 ہمیشہ اندوگین بود و بدن تو بیمار چشم تو گریان عمل تو خالص دعائے تو
 بتضرع جامہ تو کہنہ رفیق تو درویش مایہ تو فقیر خانہ تو مسجد موسی تو حق سبحانہ
 تعالیٰ باشد۔

احوال حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب الطریقہ حضرت شیخ احمد
 فاروقی رضی اللہ عنہ طریقہ چشتیہ از پدر بزرگوار خود گرفتہ اند و از ارواح
 طیبہ این سلسلہ علیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم فیضها و اجازت و خلافت
 یافتہ و در خوردی باز منظور نظر عنایت حضرت شاہ کمال قادری قدس
 سرہ بودند و خرقتہ بزرگ حضرت شاہ کمال از دست شاہ سکندر رحمتہ اللہ
 علیہما کہ در واقعہ حضرت شاہ کمال بالباس آن ایشان را تا کیدات فرمودہ
 پوشیدند و از ارواح مقدسہ اکابر خاندان قادریہ و روح پر فتوح حضرت
 عونت الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہم فیوض و برکات و اجازت و خلافت
 فائض شدہ اند و اجازت طریقہ کبریہ از مولانا یعقوب صرغی کہ در خطہ
 کشمیر کمالات ایشان مشہور است دارند اما نسبت حضرات خواجگان نقشبندی
 قدس اللہ اسرار ہم کہ از خواجہ آفاق حضرت خواجہ باقی باللہ یافتہ اند بر حضرت

ایشان غالب است و ذکر و شغل و وضع و آداب همین طریقہ معمول دارند پس
تحریر ہر چار شجرہ ضرور است برائے تبرک و تمین تا موجب برکت منوسلان
این سلسلہ علیہ باشد۔

و باوجود اخذ و کسب فیوض ہر چار خاندان عالیہ ایشان از جناب الہی
بمواہب جلیبہ و عطایائے نبیلہ سرفراز شدہ اند کہ محفل در ادراک آن
کمالات و حالات جبران است حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بارہ
حضرت ایشان فرمودہ اند کہ ہرچون ایشان زیر فلک نبوت و درین
امت مثل ایشان چند کس معلوم میشود و معلومات و مکشوفات ایشان ہمہ صحیح
و قابل آن است کہ بنظر انبیاء علیہم الصلوٰت و التسلیمات در آید و از
مکاتیب شریفہ حضرت خواجہ قدس اللہ سرہ العزیز کمال حضرت ایشان
معلوم میشود۔

ملا بدر الدین در حضرات القدس و محمد ہاشم کشمی در برکات احمدیہ محمد احسان
در روضۃ الغیومیہ و دیگر عزیزان مقامات و طاعت و عبادات حضرت
ایشان مفصل تحریر نمودہ اند و حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بعد
تحریر مناقبات حضرت ایشان نوشتہ اند لَا يَحِبُّهُ إِلَّا الْمُؤْمِنُ تَقِيٌّ وَلَا يَبْغِضُهُ
إِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ محمد ہاشم کشمی در برکات احمدیہ نوشتہ و قتیکہ حضرت خواجہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب خود را بجدت استفادہ از حضرت ایشان ترغیب
نمودہ بسر سید فرستادہ اند یکے از امثال امر شریف ابا نمودہ پس در خواب
می بیند کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ در مدح ایشان میخوانند
میفرمایند کہ مقبول میاں احمد مقبول ما است و مردود میاں احمد مردود ما است۔
حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ در خاتمہ رسالہ کہ از سوالات برکلام

شریف حضرت ایشان نموده می نویسد که مراد باره شما این آیه شریفه
 وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِيبْكُمْ لَعَنُ الَّذِي لَعِنَهُ
 القاهر دیده مخفی نیست که این آیه کریمه در رفع اشتباه حقیقت حضرت موسی
 علیه السلام است مرغوعون و فرعونیاں را سبحان الله حضرت ایشان موسی
 المشرب بودند اگر چه حضرت شیخ را از فرط غضب رفع شبهات از این کریمه
 نشده اما بعد چندے بحقیقت کمالات حضرت ایشان اقرار نموده اند چنانچه
 در مکتوب مرسل حضرت شیخ عبدالحق بخدومت حضرت مرزا حسام الدین احمد
 که از اجله خلفائے حضرت خواجه باقی بالله اند رحمة الله علیها مذکور است
 که حضرت شیخ از انکار خود باز آمده و میفرماید که چنین عزیزان را بد نباید
 پنداشت و انکار و اقرار کسے که بترجمه لفظ عربی و امانده سخن از تعصب
 گوید و با معارف دقیقه مساسے ندارد اعتبار نیست کسے که دیده بصیرت
 او بینا و نظر کشفی او در تدقیق حقائق رسا باشد اگر در سخن الوالابصار غرض
 کند جا دارد۔

و با اینهمه مولانا محمد بیگ بدخشی در رفع اعتراضات که بر کلام حضرت ایشان
 متعسفان می نمایند در یک شریفه رساله ترتیب داده بمهر مغنیان چار مذہب
 رسانیده و بالفعل در اینجا موجود است و دیگر مخلصان حضرت ایشان نیز
 بر رسیدن این اذی از سلوک راه خدا سعادت یافته و حضرت ایشان خود
 نیز دفع اعتراض فرموده اند پیش اهل انصاف و دراز حسد و اعتساف اجوبہ
 حضرت ایشان کافی و شافی است میفرمایند کلام ما خالی از سکر نیست
 صوغخالص لضمیم عوام است میفرمایند در این ره اشتباه بسیار است از
 اشتباه ظل باصل و عروج نمیزول الا من عصمه الله تعالی میفرمایند کثرت

و معارف خلاف کتاب و سنت مقبول نسبت نبرد خرد و دقیقه یاب ازین
سه جمله کلام شریف حضرت ایشان جواب هر اعتراض می تواند شد و تفصیل
هر جواب در مکتوبات شریفه حضرت ایشان مسطور است فارجم ایها
اما از تخریر معارف غریبه و مقامات جدیده و بعد تقریر و تثبیت
معارف متقدمین نقصان بجناب آن اکابر عاید نیست چنانچه از ظهور
ملت محمدیه علی صاحبها افضل الصلوات و التسلیمات بملل سابقه منقصه
لاحق نشده از مذہب جدید شافعی که نمیز حضرت امام مالک است
بمذہب امام مالک قسوسے راه نیافتم میفرمایند که معرفت خدا بران
کس حرام است که خود را از کافر فرنگ بهتر داند فکیف از اکابر دین میفرمایند
که من کمینہ خوشه چین خرمنهای دول ایشانم در ذیل ذله بردار خواهی
نعم اینها ایشانند که بالذراع تربیت مرئی ساخته اند و باصناف کرم و احسان
ما منتفع گردانیده حقوق این اکابر قدس اللہ اسرارهم بر خود لازم آرم
میفرمایند که این علوم و معارف از وحدت وجود و احاطه و سریان ذاتی و
غیر ذلک این اکابر را در وسط راه پیش آمده باشد و از ان مقام ترقی
فرموده باشند.

اگر تتبع کلام اولیاء کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم نمائی ببینی که چه سخنهای
بلند ازین اعزه بر زبان آمده است بزرگ میفرمایند سُبْحَانِی مَا اَعْظَمَ
شَانِی لِوَالِیِّ اَزْفَحٍ مِّنْ لِّوَالِیِّ مُحَمَّدٍ وَبِکَرِّ مِکْرُوْدِ قَدْحِی عَلٰی سَقْبَةِ کُلِّ وَوَلِیِّ اللّٰهِ
وَبِکَرِّ کَفْتِی قَدْحِی عَلٰی جَبْهَةِ کُلِّ وَوَلِیِّ اللّٰهِ وَدَرِ اَیْنِ کُلِّ اَصْحَابِ عِظَامٍ وَ
حضرت امام مهدی رضی اللہ عنہم که بالاتفاق افضل اولیاء کرام اند داخل
اند و دیگری گفته که قدمی در مقامات قرب از خود بیشتر دیدم غیر تم آمد که

پس بر من سابق نسبت گفتند قدم مبارک آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاطر من تسکین یافت و دیگرے فرمودہ کہ در مقامات قربان در یائے گذشتہ ام کہ انبیاء علیہم السلام این طرف آن سہا ماندہ اند و حضرت شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ خود را ختم ولایت نوشتہ اند فرمودہ اند کہ ختم رسالت از ختم ولایت استغناء ہی نماید۔

پس ہر توجیہ کہ تابعان این اکابر در چنین کلمات افادہ میسر نمایند از غلبہ حال یا مامور بودن یا ظہار آن مقدمات یا تحدیث نعمت الہی یا ترغیب طالبان راہ یا صرف عبارات از ظاہر کہ گاہے الفاظ این بزرگان بمعانی مقصود مساعدت نمی نماید پیش انصاف ہمان توجیہ جو اب اعتراضات است کہ اہل ظاہر را بر کلام حضرت ایشان مطلقاً می شود فلا تکن من الممتدین۔ علوم و معارف ہر کہ موافق کتاب و سنت بیشتر است در بعضی غیر معقول خود تاویل یا تفویض باید نمود و زبان اعتراض نباید گشت و منکر این طایفہ علیہ قدس اللہ اسرار ہم در محل خطر است حضرت عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ اند انکار مکن کہ انکار شوم است انکار آن کند کہ ازین کار محروم است اللہ تعالیٰ ما و شمارا محبت خود و محبت دوستان خود عطا فرماید آمین۔ الْمَرْءُ مَعَهُ مِنْ أَحْسَبِ †

مفہوم دوازده کلمات کا تفسیر

۱) سفر و وطن۔ عبارت از سیر انفسی است۔

۲) خلوت در انجمن۔ انجمن کہ محل تفرقة است از راہ باطن با مطلوب خلوت

داشته باشد و تفرقة بیرونی بحجره درونی راہ نیابد

از درون سو آشنا و از بریں بیگانه

۳) نظر بر قدم۔ در راہ رفتن نظر بر قدم دوخته شود و محسوسات متکونه پراگندہ

نکند تا جمعیت اقرب باشد۔ این برائے دفع تفرقة است کہ از آفاق

می خیزد۔

۴) ہوش و روم۔ واقف نفس باشد تا بغفلت نہ بر آید۔ این دفع تفرقة

انفسی است۔

۵) یاد کرد۔ ذکر یکہ از شیخ خود تلقین گرفته است، دائم در تکرار و تکلف

مشغول باشد تا بمرتبہ حضور برسد

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار

میدار نہفتہ چشم دل جانب یار

۶) یادداشت۔ چون حضور دوام پذیرد و ذوق یابد، از تکلف فراید

و ملکہ گردد کہ بنفی منتفی نشود، یادداشت بود مقصود از ذکر آنست۔

کہ قلب دائماً حاضر باشد مع اللہ بوصف محبت و تعظیم۔

۷) بازگشت۔ دوران ذکر و نفی و اثبات بدل گوید الہی انت مقصود

و رضاک مطلوبی، یا الہی مقصود من توئی و رضائے تو، محبت و معرفت

خود دہے

(۸) نگہداشت۔ عبارت از مراقبہ خواطر است یعنی وقت تکرار کلمہ طیبہ در دل اجتهاد کند کہ خاطر غیر در دل خطور نکند۔ یک ساعت یا دو ساعت این مراقبہ و مجاہدہ ضروری است۔

(۹) وقوف قلبی۔ عبارت است از بیداری دل و حضور قلب مع الحق سبحانہ، برو جہیکہ نباشد مر قلب را غفلت و غرضے از حق تعالی۔ پس لازم است سالک را کہ دائم واقف و حاضر باشد بر قلب حال ذکر و نگذارد دل خود را کہ غافل شود از ذکر و نہ از مفہوم آل بمقصود از وقوف قلبی دفع غفلت است۔ و حضور مذکور علی الدوام بخصوع و خشوع با محبت و تعظیم (۱۰) وقوف عدلی۔ دوران ذکر نفی و اثبات واقف باشد تا ہر نفس طاق گوید نہ جفت کہ از شرائط ذکر نفی و اثبات است۔

(۱۱) وقوف زمانی۔ آنست کہ محاسبہ کند اوقات خود را۔ اگر باعمال خیر گذشت شکر کند۔ و گرنہ از ناشائستہ استغفار کند۔
(۱۲) سلطان ذکر۔ کہ ذکر تمام بدن را در گیرد۔

اندر احوال النہایتیہ فی البدایۃ، آنست کہ سالک را بے خطرگی یا کم خطرگی حاصل شد و توجہ الی اللہ پیدا گشت و جمعیت روداد۔

نسبت مجددیہ۔ حضور و جمعیت و آگاہی است۔ باین وجہ حاصل سیر و سلوک حضور مع اللہ است بے مزاحمت خواطر۔ در سیر لطیفہ آفتاب و قلب توجہ الی اللہ پیدا شود و بے خطرگی دست دہد۔ و در لطیفہ نفس در نفس۔ و در عناصر بعناصر ہمیں حضور نقد وقت گردد۔ درین راہ اسال مال حضور است و باقی

برال متفرع۔ انوار ہر مقام اشخاص را مکشوف میشوند و اسرار اقل قلیل را۔ اسرار
انوار دریں جہاں ہمراہ اند۔ در قبر ہیچ ازینہا ہمراہ نمی رود مگر حضور و آنگاہی
پس جستجوئے آنگاہی باید نہ لگا پوئے دیگر شاید۔ کار این ست غیر این ہمہ ہیچ

اجمال سلوک نقشبندیہ مجددیہ

انسان از لطائف عشرہ ترکیب یافته است۔ پنج ازاں از عالم امر اند
و پنج ازاں از عالم خلق از تحت الشری تا عرش عالم خلق است و بالائے
آں عالم امر۔

لطائف خمسہ از عالم امر قلب و روح و سر و خفی و اخفی اند۔ و
لطائف خمسہ از عالم خلق۔ نفس و عناصر اربعہ کہ باد و خاک و آب و آتش اند
حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ و تابعانش عناصر اربعہ را یک لطیفہ قالبیہ
قرار داده تہذیب آں میفرمایند۔

بعد نختگی اذکار در لطائف و نفسی و اثبات و وقوف قلبی در لطیفہ قلب مراقبہ
احدیت میفرمایند۔ بعد ازاں بمراقبات مشارب مے پردازند۔ و باخر بمراقبہ محبت
وَهُوَ مَعَكُمْ اِنَّمَا كُنْتُمْ تَهْذِيبُ قَلْبِ كُنْتُمْ کہ بریں ولایت صغری تمام میشود۔
پس در ولایت کبری بہ تہذیب و تزکیہ نفس مشغول شوند و فنا و فنا و فنا نفس
حاصل گردد۔ و مراقبہ اقرابت سخن اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ جَنبِ الْوَدِيدِ مینمایند ولایت کبری
متضمن سہ و نیم دائرہ است۔ بعد ازاں سیر عناصر ثلاثہ سوائے عنصر خاک شروع
میشود۔ این را ولایت علیا گویند کہ ولایت ملا اعلی است۔

بعد ازاں دائرہ کمالات نبوت منکشف میشود۔ در اینجا سیر عنصر خاک است

و تجلی ذاتی دائمی میشود۔ پس ازاں دائرہ کمالات رسالت۔ بعد ازاں دائرہ کمالات
الوالعزم ہویدا میگردد۔

بعدہ سیر بحقائق واقع میشود۔ دائرہ حقیقتہ کعبہ و دائرہ حقیقت قرآن و
دائرہ حقیقت صلوات و دائرہ معبودیتہ صرفہ و دائرہ حقیقت ابراہیمی و دائرہ
حقیقت موسوی و دائرہ حقیقت محمدی و دائرہ حقیقت احمدی و دائرہ حب
و دائرہ لالتین منکشف میگردد۔

کسب مقامات حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کی سیر او متوسط باشد
در وہ سال میشود۔

طریق ذکر بطا سبعمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طریق مشغولی بذکر حق سبحانہ با توجہ بطا سبعمہ تا دران حرکت ذکر پیدا
شود انیسیت کہ اول لبت و پنج بار استغفار بخواند باز بار و ارح طیبہ بزرگان
علیہم الرحمۃ فاتحہ بخواند و بواسطہ آنها از جناب الہی التجا و طلب فیض محبت
و معرفت کند و صورت شخصی کہ از تلقین یا فترہ رو بر تئے دل حاضر نماید
اول از لطیفہ قلب کہ زیر پستان چپ بہ فاصلہ دو انگشت مایل بہ پیلو
است ذکر کند مفہوم اسم مبارک اللہ تعالیٰ کہ ذاتی است بیچون سبحانہ
در لحاظ داشته و نگہ اثرت خواطر گذشتہ و آئندہ توجہ بقلب کردہ توجہ
دل بہمان مفہوم مقدس داشته بزبان خیال اسم مبارک اللہ اللہ بگوید
ہر گاہ حرکت در دل پیدا شود باز از لطیفہ روح کہ محل آن زیر پستان

راست بقاصله دو انگشت است متوجه شده بزبان خیال ذکر کند باز از لطیفه سر که محل آن برابر پستان چپ بطرف سینه بقاصله دو انگشت است باز از لطیفه خفی که محل آن برابر پستان راست بقاصله دو انگشت است بطرف وسط سینه باز از لطیفه اخفی که محل آن در عین وسط سینه است باز از لطیفه نفس که محل آن در پیشانی است ذکر نماید باز از لطیفه قالب توجه بطرف تمام قالب نموده بزبان خیال اللہ اللہ بگوید تا کہ حرکت در لطیفه قالب ظاہر گردد۔

دوئم ذکر نفسی و اثبات است زبان بکام چپانیده بزبان خیال کلمه لا از بنا ف تا دماغ کلمه الہ تا بدوش راست آورده کلمه الا اللہ بر دل ضرب نماید بطوریکہ گذر این کلمہ بر لطائف خمسہ افتد و معنی کلمہ طیبہ نسبت بهیج مقصود بجز ذات پاک در لحاظ دارد۔

در ذکر نفسی و اثبات اگر حصر نفس نماید مضید باشد در گفتن ذکر نفسی و اثبات رعایت عدد طاق کند و بعد چند مرتبہ بگوید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آله وسلم نفس بسیار بند نکند تا خفقان نشود بعد گفتن چند بار ذکر اسم ذات باشد یا نفسی و اثبات در خیال خود بگوید بانکسار تمام الہی مقصود من تویی و رضائے تو محبت و معرفت خود دہ۔

این ہر دو ذکر خفیہ معمول است ہر گاہ کیفیت و جمعیت پیدا شود آن کیفیت را نگاہ دارد و اگر مستور شود باز ذکر کند تا کہ کیفیت ملکہ شود۔
گفتہ اند کہ طرق وصول الی اللہ سبحانہ سہ است یکے ذکر لہر اٹھ آن دوئم مراقبہ و آن توجہ بمبدء فیاض است و انتظار قیض و نگہداشتن خواطر سوم التزام صحبت شخصی کہ از صحبت او جمعیت و توجہ دست دہد جمعیت و

کیفیتے کہ ازورسیدہ است نگہداشتہ بر تصور او نگاہ باید داشت .
 وگفته اند کہ ذکر و توجہ بمبدء فیاض و توجہ بقلب و نگہداشت صورت
 آن بزرگ ہر سئہ امر در سرفوت و لحظہ باید نمود ہر گاہ جمعیت و بے
 خطرگی یا کم خطرگی تا بچہار گہڑی برسد مراقبہ معیت بکنند و **هُوَ مَعَكُمْ**
اَيَّمَا كُنْتُمْ معیتہ او تعالیٰ در لحاظ داشتہ ذکر کردہ باشد .

نہا مراقبات مقایات مجدیہ

وَاللّٰهُمَّ مُحَمَّدٌ مِّنْ بَيْنِنَا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ الْاَعْمَالُ بِالنَّبِيَّاتِ

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیت مراقبہ حدیث فیض مے آید بر من از ذواتے کہ تمسّج جمع صفات کمال
 است و منزہ از ہر نقص و زوال مؤرد و فیض لطیفہ قلب من است .

مراقبات مشارب

اول مراقبہ لطیفہ قلب | لطیفہ قلب خود را مقابل لطیفہ قلب مبارک
 سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال التجا کند کہ الہی فیض
 تجلیات افعالیہ کہ از لطیفہ قلب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در لطیفہ
 قلب حضرت آدم علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحر مرت پیران کبار در لطیفہ قلب
 من القاکن .

دوم مراقبہ لطیفہ روح | لطیفہ روح خود را مقابل لطیفہ روح مبارک سرور عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال التجا کند الہی فیض تجلیات صفات
 ثبوتیہ کہ از لطیفہ روح مبارک آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم در لطیفہ روح حضرت

نوح و ابراہیم علیہما السلام افاضہ کر دہ بجز محبت پیران کبار در لطیفہ روح
من القانن۔

سوم مراقبہ لطیفہ سراسر | لطیفہ سر خود را مقابل لطیفہ سر مبارک سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم داشته بزبان خیال عرض کند۔

الہی فیض تجلیات شیون ذاتیہ کہ از لطیفہ سر مبارک آل سرور صلی اللہ علیہ وسلم
در لطیفہ سر حضرت موسیٰ علیہ السلام افاضہ فرمودہ بجز محبت پیران کبار در لطیفہ
سر من القانن۔

چہارم مراقبہ لطیفہ خفی | لطیفہ خفی خود را مقابل لطیفہ خفی مبارک سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم داشته بزبان حال عرض کند۔ الہی فیض صفات سلبیہ کہ
از لطیفہ خفی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در لطیفہ خفی حضرت

عیسیٰ علیہ السلام افاضہ فرمودہ بجز محبت پیران کبار در لطیفہ خفی من القانن۔

پنجم مراقبہ لطیفہ اخفی | لطیفہ اخفی خود را مقابل لطیفہ اخفی مبارک سرور عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشته بزبان حال عرض کند۔

الہی فیض تجلیات شان جامع کہ در لطیفہ اخفی آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام

افاضہ فرمودہ بجز محبت پیران کبار در لطیفہ اخفی من القانن۔

تنبیہ: باید دانست کہ در ہر مراقبہ لطیفہ را کہ مورد فیض است ملحوظ

داشته و ہمیں لطیفہ را از ہر یک از حضرت مشائخ کرام سلسلہ تا آل سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ آئینہ ہائے متقابلہ فرض کردہ بطریق تعکس آن فیض

مخصوص را در لطیفہ مخصوصہ منعکس از کار و تا بمقتضائے انا عند ظن عبدی

ما سول بحصول انجامد وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

نیت مراقبہ معیت | مضمون کریمہ و ہوم حکمہ انما کنتم را ملحوظ داشته

از صمیم قلب داند کہ فیض می آید از ذاتیکہ با من است و با ہر ذرہ از ذرات کائنات بہ بہاں شان کہ مراد اوست تعالیٰ منشاء دائرہ ولایت صغریٰ است کہ ولایت اولیاء عظام و ظل اسماء و صفات مقدسہ است مورد فیض لطیفہ قلب من۔

نیت مراقبات ولایت کبریٰ اوائل شتمل بر سہ دائرہ و یک قوس است نیت دائرہ اولیٰ مضمون آیت کریمہ وَمَنْ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ را ملحوظ داشتہ از روئے باطن داند کہ فیض می آید از ذاتیکہ قریب تر است من از رگ جان من بہ بہاں شان کہ مراد حق است سبحانہ مورد فیض لطیفہ نفس و لطائف خمسہ عالم امر من است منشاء فیض دائرہ اولیٰ ولایت کبریٰ است کہ ولایت انبیائے عظام و اصل دائرہ ولایت صغریٰ است۔

دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ مضمون کریمہ يُحِبُّونَهُ را ملحوظ داشتہ در خاطر بگذارند کہ فیض می آید از ذاتیکہ مراد دوست میدارد و من او را دوست میدارم منشاء فیض دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ است کہ ولایت انبیاء عظام و اصل دائرہ اولیٰ است مورد فیض لطیفہ من است۔

دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ مضمون کریمہ يُحِبُّونَهُ را ملحوظ داشتہ در خیال آرد کہ فیض می آید از ذاتیکہ مراد دوست میدارد و من او را دوست میدارم منشاء فیض دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ است کہ ولایت انبیاء علیہم السلام و اصل دائرہ ثانیہ است مورد فیض لطیفہ نفس من است۔

قوس: مضمون کریمہ يُحِبُّونَهُ را ملحوظ داشتہ در دل بگذارند کہ فیض می آید از ذاتیکہ مراد دوست میدارد و من او را دوست میدارم منشاء فیض قوس ولایت کبریٰ است کہ اصل دائرہ ثالثہ است۔ مورد فیض لطیفہ

نفس من است۔

مراقبہ اسم الظاہر فیض مے آید از ذاتیکہ مستثنی است باسم الظاہر مورد فیض

لطیفہ نفس و لطائف خمسہ عالم امر من است۔

مراقبہ اسم الباطن فیض مے آید از ذاتیکہ مستثنی است باسم الباطن منشاء فیض

دائرہ ولایت علیا است کہ ولایت ملائکہ ملاء اعلیٰ است مورد فیض عنصام

الرغم من سوائی عنصر خاک۔

مراقبہ کمالات نبوت فیض مے آید از ذات بحت کہ منشاء کمالات نبوت

است مورد فیض لطیفہ عنصر خاک من است۔

مراقبہ کمالات رسالت فیض مے آید از ذات بحت کہ منشاء کمالات رسالت

است مورد فیض ہدیت و حسانی من است۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم فیض مے آید از ذات بحت کہ منشاء کمالات

اولوالعزم است مورد فیض ہدیت و حسانی من است۔

مراقبہ حقیقت کعبہ بانی فیض مے آید از ذات بحت کہ مسجود الیہ جمع ممکنات

و منشاء حقیقت کعبہ ربانی است مورد فیض ہدیت و حسانی من۔

مراقبہ حقیقت قرآن مجید فیض مے آید از مبداء و سوت بیچوں حضرت

ذات کہ منشاء حقیقت قرآن مجید است مورد فیض ہدیت و حسانی من۔

مراقبہ حقیقت صلوٰۃ فیض مے آید از کمال و سوت بیچوں حضرت ذات

کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ است مورد فیض ہدیت و حسانی من است۔

مراقبہ معبودیت صرفہ فیض مے آید از ذاتیکہ منشاء معبودیت صرفہ است

مورد فیض ہدیت و حسانی من است۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی فیض مے آید از ذاتیکہ منشاء حقیقت ابراہیمی است

موردِ فیضِ ہدایت و حسانی من است۔

مراقبہ حقیقتِ موسوی | فیضِ مے آید از ذاتیکہ منشاء حقیقتِ موسوی است موردِ

فیضِ ہدایت و حسانی من است۔

مراقبہ حقیقتِ محمدی | فیضِ مے آید از ذاتیکہ منشاء حقیقتِ محمدی است موردِ فیضِ

ہدایت و حسانی من است۔

مراقبہ حقیقتِ احمدی | فیضِ مے آید از ذاتیکہ منشاء حقیقتِ احمدی است

موردِ فیضِ ہدایت و حسانی من است۔

مراقبہ حبیباً صرف | فیضِ مے آید از ذاتیکہ منشاء حب صرف است موردِ

فیضِ ہدایت و حسانی من است۔

مراقبہ دائرہ لاتعین | فیضِ مے آید از ذات بحت کہ منشاء دائرہ لاتعین

است موردِ فیضِ ہدایت و حسانی من است۔

ختم خواجگان نقشبند قدس سرہم

ختم سرور کائنات مفرج موجودا خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمتہ اللعالمین حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوَةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِيْ
لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا
اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ
وَالْبَعْدِ اٰمِنَاتٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ سہ صد و سیزده مرتبہ۔

ختم خواجگان سوره فاتحہ مفتی بلور و شریف صد بار سوره الم نشرح ہفتاد و تہ بار سوره

اخلاص ہزار و یکبار سورہ فاتحہ ہفت بار درود شریف صد بار یا قاضی الحاجات
یا کافی المهمات یا دافع البلیات یا شافی الامراض یا رفیع الدرجات یا مجیب الدعوات
یا ارحم الراحمین ہر ایک صد بار بخواندہ ثواب آزا بار و ارح حضرات خواجگان
نقشبندیہ یعنی از حضرت خواجہ عبدالخالق مجدد وانی تا حضرت شاہ نقشبند رحمہم اللہ
تعالیٰ بہ بخشند و بہ طفیل ایشان حاجات خود از قاضی الحاجات تعالیٰ بخواندہ
ختم حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

درود شریف صد بار لا حول و لا قوۃ الا باللہ پنج صد بار - درود شریف
صد بار -

ختم حضرت خواجہ محمد معصوم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

درود شریف صد بار لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پنج صد درود شریف صد بار

شجرہ عالیہ نقشبندیہ دیرہ سعیدہ

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الہی بجزرت خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الہی بجزرت خلیفۃ رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ -
الہی بجزرت صلوات رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ -
الہی بجزرت حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ -
الہی بجزرت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ -
الہی بجزرت حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ -

- الہی بجزرت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ یوسف بہدانی رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ محمود انجیرفینوی رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ محمد بابا سہاسی رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت سید میر کلال رحمت اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت امام الطریقہ حضرت سید بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت مولینا یعقوب چرخمی رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت مولینا خواجگی امکانگی رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ۔
 الہی بجزرت حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔

الہی بجزمت حضرت میرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ
 الہی بجزمت حضرت مولانا سیدنا عبداللہ المعروف بشاہ غلام علی ہلوی رحمۃ اللہ علیہ
 الہی بجزمت حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ
 الہی بجزمت حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الہی بجزمت حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ
 الہی بجزمت حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ
 الہی بجزمت حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ
 الہی بجزمت قیوم زماں قطب دوراں محبوب رب العالمین
 حضرت مولانا سیدنا ابوالسعد احمد رحمۃ اللہ علیہ

الہی بجزمت نائب قیوم زمان سیدنا و مرشدنا، مخدومنا و سلیتنا الی اللہ تعالیٰ
 حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ - الہی بجزمت مخدوم حکیم عبدالحمید احمد

برفقہ حقیر خاک پائے بزرگان لاشعشع مسکین عبدالحمید احمد عنہ

برحقہ فیوشاہ حسن مع برادران طریقہ رحم فرما و محبت و معرفت خود روزی ماکن - +
 شجرہ طیبہ ہر روز خواندہ بواسطہ آن اکابر رضی اللہ عنہم عرض حاجات بجناب
 قاضی الحاجات ضرور است و طلب جمعیت ظاہر و باطن و متابعت آن اکابر
 کردہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ تائید ما خواہند یافت۔

قائدہ - حضرت شیخ ابوالسعد احمد قدس سرہ بیعت با حضرت خواجہ محمد عثمان
 قدس سرہ کردند و تکمیل سلوک از حضرت خواجہ محمد سراج الدین قدس سرہ نمودند
 و بشرف اجازت طریقہ نقشبندیہ از ایشان مشرف شدند۔ و اجازت
 بقبہ طرق از رہبانیت حضرت خواجہ محمد عثمان رضی اللہ عنہ یافتند۔ (منقول از
 نائب ایشان حضرت مولانا محمد عبداللہ نور اللہ مرقدہ -)

خط ابن عیون
میرزا رشید الاہور
محمد رفیع
مفتی

درخواست

چون مطالعہ کنندگان این مطبوعہ درجائے سہو یا خطائے ملاحظہ کنند
این فقیر را ازان مطلع فرمائید تا در طبع ثانی درست کردہ شود والسلام

العارض فقیر عبدالمجید احمد سیفی عفی عنہ

از بیلن روڈ - لاہور